

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اٹھاونواں اجلاس (پہلی نشست)

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 19 ستمبر 2022ء بروز سوموار مطابق 22 صفر المظفر 1444 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
04	چیئر پرسنز کے پینل کا اعلان۔	2
04	دُعائے مغفرت۔	3
19	وقفہ سوالات۔	4
32	رخصت کی درخواستیں۔	5
33	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	6



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19 ستمبر 2022ء بروز سوموار مطابق 22 ر صفر المظفر 1444 ہجری، بوقت شام 05 بجکر 05 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنْبِئُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمْ الْعَذَابُ

ثُمَّ لَا تَنْصُرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ

اَنْ يَّاتِيَكُمْ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

﴿ پارہ نمبر ۲۴، سورۃ الزمر آیات نمبر ۵۳ تا ۵۵ ﴾

ترجمہ: کہہ دے اے بندو میرے جنھوں نے کہ زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی گناہ معاف کرنے والا مہربان۔ اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔ اور چلو بہتر بات پر جو اتری تمہاری طرف تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہنچے تم پر عذاب اچانک اور تم کو خبر نہ ہو۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! Point of Public Importance.

جناب قائم مقام اسپیکر: دو منٹ آپ تشریف رکھیں، میں قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء

کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کیلئے ذیل اراکین اسمبلی کو پینل آف چیئرمینز کیلئے نامزد کرتا ہوں:

۱۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔

۲۔ جناب قادر علی نائل صاحب۔

۳۔ جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔

۴۔ جناب احمد نواز بلوچ صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی خلیل جارج صاحب۔ مولوی صاحب عبدالخالق ہزارہ جو کہ ہمارے وزیر ہیں ان کے

بیٹے کے حق میں دعا مغفرت پڑھی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: آمین۔ جی خلیل جارج صاحب۔

جناب خلیل جارج بھٹو: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں آج اس ہاؤس سے ریکورڈنگ کرتا ہوں کہ ملکہ الزبتھ

دوم، اُس کا آج funereal جنازہ ہے۔ اور پوری دنیا میں اس جنازے کا Live دیکھا جا رہا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ

بلوچستان سے کوئی نمائندگی تو نہیں، فیڈرل گورنمنٹ ہمارے وزیر اعظم صاحب وہاں موجود ہیں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اُس

عظیم خاتون کیلئے جس نے پوری دنیا کے انسانوں کی خدمت کی۔ اور ایک وقت تھا کہ ہماری بھی queen رہی ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ کی اجازت ہو، تو میں ان کیلئے دعائے خیر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی خلیل جارج صاحب ضرور۔

(دعا کی گئی)

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے، میں Point of Public Importance.

پر آپ سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ جناب اسپیکر! جو 5 جولائی سے تمام ملک میں اور بالخصوص ہمارے صوبے میں سیلاب،

طوفانی بارشوں نے جو تباہی مچا دی ہے، جس کی وجہ سے ہمارے ہزاروں لوگ اس میں لقمہ اجل بنے ہیں اور ہزاروں لوگ

زخمی ہوئے ہیں، لاکھوں گھر متاثر ہوئے ہیں، لاکھوں عوام اب بھی تمام ملک میں اور ہمارے صوبے میں بے سروسامانی کی

حالت میں ہیں۔ اور اکثر علاقوں کا نقشہ ہی تبدیل ہو گیا ہے، کوئٹہ ڈسٹرکٹ سے لیکر کے پھر آپ قلعہ سیف اللہ جائیں،

آپ شیرانی، زیارت، نصیر آباد، صحبت پور، پنجگور، پشین، قلعہ عبداللہ اور مختلف تمام اضلاع میں تباہی و بربادی کا ایک ایسا منظر نامہ ہے کہ شاید ہی گزشتہ کئی دہائیوں میں ایسا نہیں ہوا ہے، کھربوں روپے کا نقصان ہوا ہے اور یقیناً یہ نقصانات اب سروے جاری ہے، پہلا، پھر دوسرا جو 25 اور 26 اگست کو آیا جس نے مزید تباہی کر دی۔ ہمارے نزدیک ہنہ اوڑک ہے۔ آپ جا کر کے دیکھیں بالکل اس علاقے کا تو نقشہ ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اسی طرح کونٹہ کا میرا خود اپنا حلقہ انتخاب مشرقی بائی پاس، سریاب اور پھر اسی طرح انبرگ، پنجپائی اسی طرح کچلاک اور دوسرے جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جن کا ایک ایک نام کم از کم 34 میں سے اگر ایک دو شاید بچ گئے ہوں باقی تمام ڈسٹرکٹ تباہی و بربادی کے دہانے پر ہیں۔ فصلات تباہ ہو گئی ہیں، باغات تباہ ہو گئے زمیندار نقصان میں گئے قرضدار ہو گئے لائیو اسٹاک، لاکھوں کی تعداد میں مال مویشی مر گئے تو یہ اتنی بڑی تباہی اور بربادی ہے۔

میں آپ سے request کرتا ہوں حکومت سے بھی کہ صرف ایک ڈسٹرکٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے۔ ایک خاص لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ ابھی سروے جاری ہے اسسمنٹ سروے جاری ہے، جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کا سروے ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو اس کے تمام ممبران کو یہاں میں آپ سے request کرتا ہوں کہ ایک دن صرف سیلاب اس کی تباہ کاریاں اور لوگوں کے ریلیف کے لئے اور اس کے لئے تجاویز حکومت دے ممبران دیدیں وزراء ہم سب دیدیں ایک دن آپ مقرر کر لیں، تمام ممبران کے صلاح و مشورے سے کہ سب ممبران اس میں خوب سیر حاصل بحث کریں، ان تباہ کاریوں پر تجاویز لائی جائیں اور پھر ہم یہ تجاویز وفاقی حکومت، United Nations، اور Donors کو دے دیں، ایک مکمل comprehensive تجاویز ہونی چاہئیں، اس حوالے سے میری آپ سے request ہے حکومت کے وزراء بھی بیٹھے ہیں وہ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! شکریہ۔ اس پر مجھے پورے ہاؤس سے رائے چاہیے ہوگی کہ آنے والی جمعرات صرف سیلاب سے متعلق اگر ہم لوگ بات چیت کریں، one point ایجنڈا پر۔ آپ کی رائے چاہیے ہوگی اگر جمعرات ہو۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: آپ لوگ سب کھڑے ہو جائیں تاکہ رکھ دیں پھر۔  
میر ظہور احمد بلیدی: جناب اسپیکر! میری رائے یہ ہے کہ یہ انتہائی اہم ایک مسئلہ ہے بجائے اس کو جمعرات کو مختص کرنے کے آج ہی اس کے دن کو مختص کر دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آج گورنمنٹ کے بلز ہیں ناں وہ۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اگر آج کرنا چاہتے ہیں، آج وزیر اعلیٰ بھی نہیں سے سب آ جائیں تو بہتر ہوگا۔

میر ظہور احمد بلیدی: گورنمنٹ بلز ہوتے رہیں گے یہ معاملہ اتنا ارجنٹ ہے کہ امریکی کانگریس وہاں بھی جو کانگریس

کو بریف کیا گیا ہے، اقوام متحدہ بھی بڑا concerned ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آنے والی جمعرات مختص کر لیتے ہیں، میرے خیال سے سی ایم بھی آجایگا جو رائے دینا

چاہیں گے ابھی تو۔۔۔

میر ظہور احمد بلیدی: دیکھیں اس میں دو تین دن لگ جائیں گے ہر حلقہ متاثر ہوا ہے اور تقریباً جتنے بھی یہاں ممبران

بیٹھے ہوئے ہیں سارے متاثرین ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ظہور بلیدی صاحب! چیف سیکرٹری، سیکرٹریز کو ہم لوگ پہلے سے بتا دینگے کہ یہ اجلاس

ایجنڈا پر ہے۔ ابھی میرے خیال سے جمعیت سے صرف زاہد علی ریکی صاحب ادھر بیٹھے

ہوئے ہیں۔

میر ظہور احمد بلیدی: ابھی اس میں تقریباً تین سو کے قریب بلکہ زیادہ۔۔۔

(خاموشی۔ اذان عصر)

میر ظہور احمد بلیدی: جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس پر تھوڑا بولنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی بھی لوگ آسمان

تے پڑے ہوئے ہیں۔ وہاں نہ کوئی اس طرح کی امداد دی جا رہی ہے، لوگ بھوکے مر رہے ہیں، موزی بیماریوں نے وہاں

جا کر گھر کر لیا ہے۔ آئے دن لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں۔ اور یہ اتنا ارجنٹ ایٹو ہے کہ صوبائی اسمبلی کو اس پر priority

سے بھی بات کرنی چاہیے۔ جناب اسپیکر! جس طرح زیرے صاحب نے کہا کہ سیلاب نے بلوچستان کے طول و عرض کو

متاثر کیا ہے۔ اور یہاں تک کہ نصیر آباد ڈویژن، کچھی ڈسٹرکٹ، لسبیلہ یہ تو سارے ڈوب گئے ہیں۔ نہ وہاں انفراسٹرکچر بچا

ہے نہ وہاں گھر بچے ہیں نہ وہاں اسکول بچے ہیں نہ وہاں فصلیں بچی ہیں لوگوں کے پاس جتنی جمع پونجی تھی سب کچھ تباہ ہو گیا

ہے اور بد قسمتی سے اتنا بڑا حادثہ پیش آیا ہے ریکارڈ کے مطابق کوئی چار سو گنا زیادہ بارشیں ہوئی ہیں اور جس طرح

climate change آیا ہوا ہے کہ اگر ہماری contribution اگر آپ دیکھ لیں climate change کے

حوالے سے ایک پرسنٹ ہے اور جو نقصان ہوا ہے کوئی دس پرسنٹ تقریباً پورے ملک میں سو ملیں ڈالر کا نقصان ہوا ہے اور

بلوچستان میں کم و بیش دو سو سے تین سو ارب کا نقصان ہوا ہے۔ جناب اسپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ

نہ ہمارے حکومتی اداروں نے کوئی اس پر reponse کیا نہ فیڈرل گورنمنٹ نے جس طرح کی امداد بھیجی چاہیے تھی نہ

امداد بھیجی نہ ہی خیر حضرات جن کو اس وقت اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا، ان کی مدد کرنی چاہیے تھی وہ بھی نہیں

آئے۔ اور یہاں تک کہ جو رپورٹیں وہاں آرہی ہیں کہ لوگ بیماریوں سے مر رہے ہیں وہاں ملیں یا کی ادویات نہیں ہیں۔

جہاں لاکھوں لوگ متاثر ہوئے ہیں راشن سینٹروں کے حساب سے مل رہا ہے۔ تو جناب اسپیکر! اگر اس پر بھرپور توجہ نہیں دی گئی تو خدشہ ہے کہ ایک بڑے پیمانے پر لوگ وہاں ہلاک ہونگے۔ تو جناب اسپیکر! میری آپ سے گزارش ہے حکومت سے گزارش ہے کہ آپ فوری طور پر ایک کمیٹی بنا لیں اور یہ کمیٹی جا کے وہاں حالات کا جائزہ لے۔ اور حکومتی مشنری کو بھی جو وزراء یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی گزارش ہے کہ یہ بہت ہی ارجنٹ البتہ ہے اور یہاں جتنے بھی ہمارے وسائل ہیں ان کو divert کریں لوگوں کی زندگیاں بچائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر بلیدی صاحب جمعرات کو۔۔۔

میر ظہور احمد بلیدی: پی ایس ڈی پی بعد میں ہوتی رہیگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جمعرات کو اس پر جو اجلاس بلاتے ہیں۔ ہاں جمعرات کو اس پر اجلاس بلاتے ہیں میرے

خیال سے اس دن چیف سیکرٹری بھی ہونگے concerned جتنے ادارے ہیں۔

میر سلیم احمد کھوسہ: میڈیا ہے میں خاص طور پر صحبت پور سے صرف اسی حوالے سے بھی یہاں بات رکھنے آیا ہوں

اس ایوان کے سامنے بھی نہ رکھوں اپنی بات تو کہاں رکھوں۔ تو میں تھوڑا سا۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی جی۔

میر سلیم احمد کھوسہ: بہت بہت شکریہ، جی حالیہ بارشیں اور سیلاب نصیر آباد ڈویژن کے ساتھ ساتھ اسپیکر صاحب آپ

کو پتہ ہے کہ پورے پاکستان میں تباہ کاریاں ہوئی ہیں۔ پورا سندھ اس وقت ڈوبا ہوا ہے۔ overall بلوچستان کا بھی

یہی حال ہے لیکن سب سے زیادہ نصیر آباد ڈویژن اس کے زد میں آیا ہے اس کی دو چار وجوہات ہیں ان وجوہات

کے حوالے سے میری گزارش ہوگی۔ میں تنقید بالکل کسی ڈیپارٹمنٹ پر بھی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جو حقائق ہیں وہ تو

کم سے کم اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، بلوچستان کے عوام کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ بزنجو صاحب شروع دن

سے میرے ساتھ رابطے میں تھے ان سے بات چیت بھی ہوتی رہی ہے۔

لیکن اسپیکر صاحب! بہت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ یہ سیلاب، یہ تباہ کاریاں ایک سو 36

گھنٹے برسات چلی جس نے نصیر آباد کے ہر گاؤں کو ختم کر دیا۔ کیونکہ وہاں بزرگ سسٹم ہے وہاں کچے گھر ہیں چھوٹے زمیندار

ہیں۔ بڑے زمینداروں کے بھی یہی بزرگانے سارے کچے گھر ہیں، سو فیصد نصیر آباد ڈویژن کے گھر ختم ہو چکے ہیں

تقریباً میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پندرہ سے بیس لاکھ شاید اس سے بھی زیادہ آبادی ہوگی اس وقت لوگ سڑکوں پر ہیں یا سڑکوں

پر نہیں اپنے گاؤں کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ان کے سر پر ایک تریال، ایک ٹینٹ تک نہیں ہے۔ بہت بڑا ڈیزاسٹر

ہے حکومت کے بس سے بھی یہ چیزیں آگے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ اس میں overall پاکستان کی مدد ہونی چاہیے لیکن

overall پاکستان کی مدد اس لیے نہیں ہو پارہی ہے کہ پورا پاکستان damage ہوا ہے ان حالیہ بارشوں سے لیکن ہمارا جو رونا ہے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا جو یہاں سسٹم ہے پی ڈی ایم اے ہے جو میرے بھائی ہیں ضیاء لانگو صاحب یہ بھی میرے ساتھ رابطے میں رہے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس طرح نہیں سنبھالا، وسائل ان کے پاس ظاہر ہے کم ہونگے لیکن اس کا بھی انہوں نے منصفانہ طور پر ڈسٹرکٹوں میں نہیں بانٹا اس کی وجہ ہے آخر ہمیں پتہ چلے ہم نے بار بار کہا کہ پی ڈی ایم اے ایک فوکل پرسن جاری کریں اور daily-basis پر بتائیں کہ آپ کتنے فوڈ، کتنے ٹینٹس اور کیا کیا activities ہیں کونسے ڈسٹرکٹس میں آپ کس طرح بھیج رہے ہیں۔ وہاں DCs کو فوکل پرسن قائم رکھنا چاہیے اور بتانا چاہیے کہ اتنی فوڈ پی ڈی ایم اے سے آئی، اتنے ٹینٹ آئے یا کچھ اور چیزیں آئیں اور ہم نے اس طرح distribute کیا یہ ساری چیزیں نہ بتانا بڑا ہی ایک معنی خیز ہے۔ اس سے بہت سارے شک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد پتہ چلے گا کہ اربوں روپے پی ڈی ایم اے کا بل آجائیگا۔

جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، لہڑی صاحب میرے دوست ہیں انہوں نے مجھے ایک آدھ دفعہ فون کیا۔ میں لہڑی صاحب کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں ڈیمانڈ کرتا ہوں پورے نصیر آباد ڈویژن کے لیے۔ خاص طور پر صحبت پور ڈسٹرکٹ کا یہ ڈیمانڈ ہے کہ ایک JIT بنائی جائے۔ سیلاب کی تباہ کاریاں اپنی جگہ پر لیکن ایریگیشن کی وجہ سے یہ تباہیاں سو گنا زیادہ ہوئی ہیں، پٹ فیڈر کینال ہے، اتنے فنڈ آئے اتنے پیسے آئے desilting کے لیے۔ ان کی پشتوں کے لیے ان کو مضبوط کرنے کے لیے بہت ساری چیزیں ہیں۔ ان کا آج تک آڈٹ نہیں ہوا کہ آیا وہ کام ہوئے ہیں کہ نہیں۔ اس سیلاب میں تھوڑا سا پریشر آ یا شگاف لگنے شروع ہو گئے پٹ فیڈر کو دو جگہ پر شگاف لگا۔ کچی کینال۔ حالانکہ میگا پروجیکٹس کو ہونا اس طرح چاہیے کہ دس بیس سال میں complete ہونا چاہیے لیکن کچی کینال آج بھی میرے خیال میں بلوچستان کا جو پورشن ہوگا وہ زیادہ سے زیادہ بیس کلومیٹر ہوگا۔ اتنا بنایا اس نے اور آگے جانا ہے تقریباً کوئی ستر، اسی یا سو کلومیٹر آگے وہ بالکل پورا پٹ فیڈر کے ساتھ چل رہا ہے۔ جب یہ پانی اس کے اوپر پریشر ہوا تو وہ پانی سیدھا پٹ میں آیا اور پٹ فیڈر میں آ کر اس نے کیونکہ یہ ریت ہی ریت آتا ہے ریت ہے اور ریت جو ساتھ لے کر آیا اپنے ساتھ silt لے کر آیا وہ ٹوٹل پٹ فیڈر کینال silt up ہو گیا۔ اس کے بعد بالکل اس کی پشتیں ریت سے بھر گئیں اور ایسے لگ رہا تھا جیسے سیمنٹ۔ تقریباً کوئی پانچ سے چھ کلومیٹر silt ہوا، پانی back ہوا اسکے بعد شگاف پڑا۔ اس شگاف نے بہت بڑی تباہی لے کر آئی خاص طور پر صحبت پور ڈسٹرکٹ کے اندر۔

جناب اسپیکر صاحب! 418 ایک ریگولیٹر ہے۔ پانی کا جب بہت زیادہ پریشر بڑھا تو اس ریگولیٹر کو

انہوں نے بند کر دیا۔ میں نے چیف سیکرٹری کو کال تک کی۔ میں نے کہا یہ جو آپ نے بند کیا ہے یہ ریگولیشن ٹوٹ نہ جائے، یہ structure ٹوٹ نہ جائے۔ اس سے بہت بڑی تباہی ہوگی اور اس تباہی سے سب سے زیادہ متاثر ہمارا ڈسٹرکٹ ہوگا۔ صحبت پور ہوگا کیونکہ دو، تین جو سب کینال ہیں وہ اسی ریگولیشن سے صحبت پور میں آتے ہیں لیکن ہماری کسی نے نہیں سنی۔ یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ نصیر آباد کے اوپر بھی burden تھا ڈیرہ مراد جمالی کے اوپر بھی بڑا پریشر تھا۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! ہم کہتے ہیں کہ یہ اتنا بڑا ڈیزاسٹر تھا اس بوجھ کو سب نے اٹھانا تھا لیکن نصیر آباد نے یہ کیا کہ بوجھ صحبت پور پر ڈال کر پورے صحبت پور کو تباہ کر دیا آخر اس کا کون جواب دے گا اس کی انکوائری کون کریگا۔ ایک JIT ہو سکتا ہے میں غلط بول رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے میری باتیں غلط ہوں حیرت دین ڈرینج کا آج تک کام نہیں ہوا اس کے ساتھ ساتھ اس ڈرینج پر پٹ فیڈر پریسٹنٹوں بیلدار لگے ہوئے ہیں جو حالیہ دنوں میں بھی بیلدار بھرتی ہوئے۔ اس سیلاب نے ایک بیلدار تک نہیں دیکھا آخر یہ لوگ کہاں ہیں ان کی کون انکوائری کریگا۔ ایک تو یہ میرا ڈیمانڈ ہے کہ مہربانی کر کے عبدالقدوس صاحب سے بھی کہا عبدالقدوس صاحب نے کہا تو ہے کہ میں JIT بناؤں گا لیکن ابھی تک انہوں نے بنائی نہیں ہے یہ فوری طور پر بننی چاہیے۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر صاحب! اس وقت وبائی امراض اتنے زیادہ پوٹھے ہیں، پورے نصیر آباد ڈویژن کے اندر۔ کیونکہ پانی ابھی تک کھڑا ہے اور پانی کو نکالنے کے لیے بھی کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا جا رہا ہے جو بہت خطرناک ہے۔ ملیریا کی وجہ سے تین چار دن سے بچوں کی زیادہ تعداد میں اموات ہو رہی ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب وہاں تشریف لائے ہم ان کے شکر گزار ہیں اور پرائم منسٹر صاحب کے سامنے کہتے ہوئے مجھے بھی شرم آ رہی تھی کہ میں ان کو یہ بتاؤں کہ ہمارے پاس ملیریا کے tablets تک نہیں ہے، جو مہیا نہیں کیے گئے ہیں۔ کتنی بڑی دکھ اور کتنی بڑی افسوس کی بات ہے۔ یہ کس نے کرنا ہے یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کی ذمہ داری ہے آپ اپنی ذمہ داری نبھائیں تو صحیح۔ ہم مانتے ہیں کہ ڈیزاسٹر بہت بڑا ہے آپ کی capacity سے بہت زیادہ ہے لیکن جتنا آپ کا بس ہے وہ تو کریں۔ وہ تک نہیں کیا گیا آج بھی صحبت پور ڈسٹرکٹ میں پانی کھڑا ہے پانی کو نکالنے کا اس طرح انتظام نہیں کیا جا رہا ہے ہمارا یہ ڈیمانڈ ہے کہ فوری طور پر پانی نکالا جائے جتنی جلدی ہو سکے وہ بحالی کی طرف جائے اور جتنا دیر ہوگا rehabilitation تو second-phase ہے۔ اس کی بات تو بعد میں ہوگی۔ ابھی تک ہمارے لوگوں کو ریلیف نہیں ملا ہے اسی طرح ڈیرہ اللہ یار کا بھی یہی حال ہے جو جعفر آباد ہے گنداحہ، وہ بھی پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ باقی نصیر آباد کا لہڑی صاحب یہاں موجود ہیں وہ بتا سکتے ہیں لیکن نصیر آباد کے ایک حصے میں۔ میں بھی وہاں رہتا ہوں میرا گھر بھی نصیر آباد میں ہے ڈسٹرکٹ نصیر آباد۔ میرا گاؤں میری وہاں بھی زمینیں ہیں وہاں آج تک ایک دانا بھی گورنمنٹ کی طرف سے نہیں

پہنچا اور PDMA کا، جتنی بھی activities کی گئی۔ میں صحبت پور کی بات کر رہا ہوں ایک روڈ ہے ہماری جو بالکل ختم ہو چکی ہے، جو مین روڈ ہے تقریباً 40 کلومیٹر تو وہی اسی روڈ کی اندر ہی کیا گیا کیونکہ روڈ کے دونوں طرف لوگ بیٹھے ہوئے ہیں بچارے گھر اُنکے ختم ہو چکے ہیں، گاؤں ان کے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ left, right پر بہت بڑی آبادی ہے آج تک کوئی نہیں گیا۔ آخر اس کا کون جواب دے گا۔ اور میں تو کہتا ہوں کہ فوری طور پر ہیلتھ سیکرٹری صاحب کو لوکل گورنمنٹ سیکرٹری صاحب کو اور پی ایچ ای کا پانی کیونکہ پینے کے پانی کا بڑا issue ہیں دو لاکھ تیس ہزار ہماری آبادی ہے صرف پانی کے دس ٹینکرز چل رہے ہیں اس سے کیا اتنی بڑی آبادی کو سنبھالا جائے گا وہ کچھ بھی نہیں ہے کوئی پراسان حال نہیں ہے۔ پٹ فیڈر کینال اب کافی زمین ہے لوگوں کی تھوڑی بہت بچ ابھی گئی ہے پانچ، دس پرسنٹ بچی ہوئی ہے لیکن پانی نہ ہونے کی وجہ سے، پراپرٹی سیلنگ جلدی نہ ہونے کی وجہ سے۔ خدشہ ہے کہ یہ زمینیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ صرف صحبت پور کی نہیں آپ کی نصیر آباد آپ کے جعفر آباد کے حصے میں اس وقت بھی کافی زمینوں کی بچت ہے لیکن ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی اتنی بڑی کمزوری، میں کہتا ہوں کہ نااہلی، کہ فوری طور پر ان کو گاڑیاں وہاں بھیجی چاہیے تھیں پرائم منسٹر صاحب آئے۔ بہت ساری گاڑیاں لے کر آئے یہ وہاں دکھانے کے لیے۔ کیونکہ پرائم منسٹر صاحب پٹ فیڈر کینال کی اس جگہ پر بھی انہوں نے ہیلی کاپٹر سے visit کیا اور دوسرے دن ہم نے خود دیکھا کہ کافی گاڑیاں وہاں سے نکل کر واپس چلی گئیں۔ حالانکہ کچھ گاڑیاں تھیں آج بھی کام ہو رہا ہے یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہو رہا ہے لیکن جس طرح ہونا چاہیے اس طرح نہیں ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! ہمارے لوگ مر رہے ہیں بے انتہا تکلیف ہے اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے گورنمنٹ کو جلدی کچھ steps اٹھانے چاہئیں otherwise ایک بہت بڑا انسانی المیہ ہو جائے گا۔ فوڈ کی بے انتہا shortage ہے کیونکہ صحبت پور ڈسٹرکٹ کے اندر بزرگ طبقے کا ایک طرح وہ already بڑے غریب بہت ہی پسے ہوئے طبقے کے لوگ ہیں ہر گاؤں میں ایک شاپ کیپر ہوتا تھا جو ان کی فصل کے مطابق ان کو daily basis پر قرضہ دیتا تھا کہ وہ اپنے دال، چاول اپنے بچوں کو کھلا دیں وہ شاپ کیپر یا وہ دکاندار بھی ایک چھوٹے لیول کا ہوتا تھا جب ان کی زمینیں چلی گئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ابھی یہاں سے تو کچھ آئے گا نہیں وہ دکان بند کر کے پتہ نہیں کہاں چلا گیا یہ ذمہ داری اس کی ہے کہ وہ لوگوں کو کچھ عرصے تک تو فوڈ دیتے رہے جب تک بحال ہوں۔ لیکن ناں فوڈ دی جا رہی ہے ہم نے کہا ٹینٹ نہیں ہے availability بڑا مشکل ہے، آپ تریپال دیں تریپال کی کیا قیمت ہے دو سے اڑھائی ہزار روپیہ۔ لیکن گورنمنٹ آف بلوچستان نے تریپال دینے کی بھی زحمت نہیں کی اس وقت تک۔ کل پرسوں تک۔ آج یا کل سے activities ان کی بڑھتی ہیں تو اللہ کرے کہ بڑھیں میری دعا ہے کہ بڑھیں کچھ لوگوں کو ریلیف ملے تو یہ گزارشات ہیں

جناب اسپیکر صاحب! اس بلوچستان کی جہاں ہمارا ڈویژن تباہ ہوا۔ جھل مگسی اپنی جگہ پر۔ کچھی ڈسٹرکٹ اپنی جگہ پر۔ جعفر آباد، نصیر آباد، صحبت پور یہ تباہ کاریاں اپنی جگہ پر۔ یہ گزارش ہے کہ JIT لازمی بنی چاہیے تاکہ ایریگیشن کا پتہ چلے۔ یہ نہیں کہ یہ سیلاب ہے۔ اس سیلاب سے 20 سال پہلے کا بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اتنا بڑا پیسہ آیا آخر خرچ ہوا یا نہیں؟ اتنا پیسہ آیا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! اس کے ساتھ parallel ایک اور پٹ فیڈر کینال بن سکتا تھا لیکن یہ پیسے کہاں چلے گئے کہاں ضائع ہوئے؟ اس کا جواب آج ہم چاہتے ہیں ہم کل تک شاید نہیں بول رہے تھے 2010ء میں سیلاب آیا 2012ء میں سیلاب آیا ایک بہت بڑی تباہ کاری آئی۔ میں نے تو یہاں تک بھی کہا کہ جو ہماری پی ایس ڈی پی کی اسکیم ہیں اگر گورنمنٹ آف بلوچستان سمجھتی ہے کہ اس کو convert کر کے ریلیف کے کاموں میں لگا دیں۔ ہم اُسکے لیے بھی تیار ہیں، اس وقت ہمیں اپنے لوگوں کی جانیں عزیز ہیں ناں کہ ڈولپمنٹ عزیز ہیں ڈولپمنٹ چار دن بعد بھی ہوگی لیکن اس وقت جس طرح لوگ مر رہے ہیں۔ جس طرح تکلیف day by day بڑھتی جا رہی ہے، اس پر بہت بڑا ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ اور آپ سے میری گزارش ہے کہ اس پر کوئی رولنگ دیں اگر آپ نے بھی صرف ہماری باتیں سنی سنائی کر دیں تو بہت بڑا نقصان ہو جائے گا بہت بہت شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر یہ۔ جی زمر خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمر خان اچکزئی: جناب اسپیکر! سیلاب کے حوالے سے تو سلیم کھوسہ صاحب نے بڑی تفصیلی بات کی اپنے علاقے اور پورے بلوچستان کے حوالے سے اور ظہور صاحب اور نصر اللہ زبیر صاحب نے۔ حقیقتاً کچھ اشوز ایسے ہوتے ہیں کہ اُن پر بحث ہونی چاہیے اور اسمبلی میں اس پر حل نکل سکتا ہے تو نکالنا چاہیے۔ بارشیں جب شروع ہوں تقریباً پچاس دنوں سے زیادہ یہاں بلوچستان میں بارشیں تھیں۔ مختلف قسم کے نقصانات ہوئے ہیں۔ حقیقت میں ہمارا نصیر آباد ڈویژن پورا پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اُسکے ساتھ جو ہمارا پشتون بیلٹ ہے۔ موسیٰ خیل سے لیکر کے آپ قلعہ عبداللہ تک جائیں اور پھر یہاں سے تک تفتان تک جائیں ہمارا سب سے زیادہ جو روزانے کی بنیاد پر جو گزارا تھا لوگوں کا وہ ایگریکلچر اور مال مویشی تھی۔ ایگریکلچر تو یہاں تک تباہ ہو گیا جس طرح سلیم صاحب نے کہا اور یہاں ہمارے جو انگور کے باغات ہیں ہماری طرف ٹماٹر اور سبزی کی جو کھیتی باڑی تھی یہ ٹھیکے پر دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ انگور کا ایک باغ پچاس لاکھ میں بک گیا تھا دوسرا نوے لاکھ میں یہ بارشوں سے پہلے کی بات ہے۔

جناب اسپیکر صاحب اور آج وہ پریشان ہیں کہ مالک پیسے ادا کریں گے کہ ٹھیکیدار پیسے ادا کریں گے یہ سچویشن ہے۔ موسیٰ خیل سے لیکر کے یہاں تک جتنے بھی مال مویشی ہیں بلکہ ڈیرہ بگٹی تک جائیں آپ مریوں کے علاقے

تک جائیں تقریباً ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہماری مویشیاں آپ خود موسیٰ خیل سے تعلق رکھتے ہیں مطلب وہ اموات ہو گئیں۔ اس کے ساتھ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں اللہ کی طرف سے ڈیزاسٹر آتا ہے بالکل۔ لیکن میں اتنا سمجھتا ہوں کہ یہاں ہر ایک ایم پی اے اور ہر ایک منسٹر نے محنت کی، اپنے علاقے تک پہنچنے کی۔ لیکن ہمارے پاس وہ resources موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب! کہ ہم اس کو پورا کر سکیں۔ بلوچستان کے ڈویلپمنٹ کو اگر ہم ٹوٹل، ڈیڑھ سو ارب روپے جب ایک بجٹ آپ کا دو سو ارب ڈویلپمنٹ بجٹ پیش ہوا ہے۔ اور اس میں آپ کے پاس موجود 80 ارب روپے ہیں۔ اور اس میں سے کتنے release ہوئے ہیں۔ اور کتنے بقایا ہیں۔ ہمیں تو یہ سوچنا چاہیے کہ اس کا متبادل راستہ کہاں سے نکالیں۔ ایک سال میں تو rehabilitation ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ دو سال کا مرحلہ کرنا بھی ناکافی ہے۔ یہ تو تین سال کا مرحلہ بھی ناکافی ہے۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی جو میں تھوڑی سی detail آپ کو بتا دوں۔ تیس ہزار ارب روپے یہاں بلوچستان میں آپ لوگوں کو آباد کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے۔ تو تب خرچہ آئے گا ایک ہی سیکٹر میں کہ جن کے گھر بہہ گئے۔ جن کے مال و مویشی چلے گئے جن کی زراعت تباہ ہو گئی۔ کس طریقے سے ہم ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ پی ایس ڈی پی بھی آپ لے رہے ہیں۔ پی ایس ڈی پی ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ایک مشورہ دیا وزیر اعلیٰ صاحب کو کہ جی ہم اگر پی ایس ڈی پی دیں گے تو ہر ایک بندہ اپنے اپنے حلقے میں اپنی پی ایس ڈی پی وہی آباد کاری پر خرچ کرے گا کسی کا گھر آباد ہو سکتا ہے بنا سکتا ہے کسی کا باغ واپس کر سکتے ہیں کسی کا ٹیوب ویل۔ یہاں تو پھر ہمارے تین سسٹم ہیں ہمارا جو نہری نظام ہے وہ تباہ ہو گیا ہے ان کی فصل پتہ نہیں ہے اس سال ہوگی یا نہیں، پچھلے سال نصیر آباد ڈویژن کا تو نصیر آباد کے دوست اچھی طرح سے جانتے ہیں، ختم ہو گئی۔ آپ کے نہری نظام کو بہت متاثر کر دیا لیکن ہماری طرف پھر بھی یہ ہے کہ ہمارا پانی کا سسٹم تھوڑا سا بہتر ہوا۔ کچھ فائدے بھی اس بارش نے دیئے ہیں۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ٹوٹل نقصان تھا۔ اُدھر نقصان تھا لیکن بلوچستان میں شاید اس کے ساتھ جو ہماری تباہی ہوئی ہے اُس تباہی کے ساتھ اس کے فائدے بھی ہوئے ہیں۔ ہمارے انکو تباہ ہو گئے ہمارے کھیتی باڑی اُس میں ٹماٹر اور سبزیاں سارے پانی میں بہہ گئے لیکن ہمارے کچھ باغات کو فائدہ بھی پہنچ گیا ہمارا واٹر لیول کچھ بہتر ہو گیا ہمارے ڈیم بہہ گئے ہمارے روڈ انفراسٹرکچر ٹوٹل تباہ ہو گیا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اچلڑی صاحب میرے خیال میں مختصر کر لیں لیکن آج کا ایجنڈا صرف سیلاب پر کر لیں۔

انجینئر زمر خان اچلڑی: کوئی اور ایجنڈا ہے نہیں آپ نے صرف یہ پیش کرنا ہے میں صرف آپ کو اتنا بتا دوں کہ میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ دیکھیں آپ ٹی وی پر بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر! آپ نے دیکھا ہوگا کتنی این جی اوز، کتنے Donation Countries جو ہمیں donate کر کے انہوں نے دیا ہے۔ کیا بلوچستان میں فیڈرل

نے کچھ دیا ہے؟ مجھے تو نظر نہیں آرہا ہے کیا ہم NDMA سے ہم نہیں کہہ سکتے پوچھ سکتے ہیں۔ آپ اگر دیکھ لیں بہت سے پیسے آئے بہت سارا شن آیا ہوا ہے بہت سے ٹینٹ اور بہت سی ایسی اشیاء آئی ہوئی ہیں جو اُس سے ہم اپنے لوگوں کو آباد کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب! ہمیں تو چاہئے کہ ہم پوری اسمبلی کو مل کے فیڈرل سے احتجاج کریں پرائم منسٹر آئے ہم اُن کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم تو خوش ہوئے لیکن آ کے بیٹھ جاتے ہیں دو گھنٹے ایک گھنٹہ آدھا گھنٹہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ کیا دیا انہوں نے آپ کو وفاق سے کیا ملا ہے۔ آپ سے وہ جو donate کیا ہے جو مالک جنہوں نے ہمارے ساتھ امداد کی مد میں وفاق کو جو راشن دیا جو پیسے دیئے ہیں جو ٹینٹ دیئے ہیں اُس کا کتنا حصہ ہمارے پاس پہنچا ہے؟ کچھ نہیں پہنچا ہے ہمارے PDMA کیا کر سکتی ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ کہیں بیٹھی ہوئی ہے PDMA کو پہلے دن جو بارش ہوئی تھی۔ میں نے یہاں فون کیا منسٹر کو پھر PDMA کو حقیقت میں تو دو گھنٹے میں وہاں PDMA کی ٹیم پہنچ گئی ہمارے قلعہ عبداللہ میں جو بارش میں لوگ پھنسے ہوئے تھے اُن کو نکالنے کیلئے۔ میں صرف آپ سے اتنا کہہ دوں کہ جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ یہ دے دیں کہ آپ کمیٹی بنائیں چاہے وہ وفاقی اور صوبائی سطح پر ہو۔ بالکل صوبے میں تو ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں ہم آپس میں اپنے مسئلے حل کر سکتے ہیں۔ لیکن وفاق سے ہمیں وہ حصہ کس طرح ملے گا جو ہمارا حق بنتا ہے جو بلوچستان کا حق بنتا ہے جو بلوچستان کے لوگوں کی آباد کاری میں ہمارا حصہ بنتا ہے۔ جو باہر سے امداد آئی ہے اُس کا ہم حساب کتاب کیسے کریں گے کوئی بھی نہیں ہے۔ سر! اس کیلئے ہمیں آواز اٹھانی چاہئے اور اکٹھے ہو کر اگر آپ Next کوئی دن رکھ لیں تو اُس دن بھی بات کریں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زمر خان اچکزئی صاحب۔ وزیر داخلہ صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ضیاء اللہ لاگو (وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم): شکریہ جناب اسپیکر۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جس طرح آپ کو پتہ ہے تاریخ کا ایک بہت بڑا سیلاب آیا جو میرے خیال میں بڑے بزرگ بھی جو سفید ریش ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے بھی اس قسم کے سیلاب نہیں دیکھے، جس طرح سے گورنمنٹ نے اس سیلاب کو face کیا۔ اپنے محدود وسائل میں ہمارے یہاں خدا نخواستہ کوئی ڈیزاسٹر آجاتا ہے یا کوئی اور چیز آجاتی ہے تو لوگوں کی نظریں فوراً کرپشن پر پڑ جاتی ہیں شاید اس پر کوئی کرپشن یہ ایک انسانی المیہ ہے انسانی جانوں کا مسئلہ ہے میرے خیال میں اس وقت تک اگر کوئی ان پیسوں کو ان چیزوں کو کرپشن کیلئے سوچتا ہے یا استعمال کرتا ہے وہ انسانیت کے زمرے میں بھی نہیں آتا، باقی اتنے بڑے ڈیزاسٹر جس نے پوری دنیا کو پریشان کیا کہ پاکستان میں دو مہینوں سے مسلسل بارشیں ہو رہی ہیں۔ change spells آچکی ہیں تباہیاں ہو رہی ہیں۔ پوری دنیا میں بحث چل رہی ہے اُس کے باوجود

PDMA بلوچستان نے محدود وسائل میں جن وسائل کا سن کر آپ لوگ بھی حیران ہو جائیں گے کہ اتنے محدود وسائل میں PDMA نے بلوچستان کو الحمد للہ جتنا اس ڈیزاسٹر سے نقصان ہونا تھا اس سے بچا لیا۔ باقی سلیم صاحب میرا بھائی ہیں سلیم صاحب نے ایک تو ایسا نقشہ پیش کیا جس طرح صحبت پور خدا نخواستہ بلوچستان میں ہے نہیں اور ادھر کوئی کسی طریقے سے پہنچا بھی نہیں ہے میں ریکارڈ کی درستگی اور ان کی درستگی کیلئے یہ جو کچھ documents ہیں جو PDMA نے سامان بھیجا ہے صحبت پور کیلئے ہزاروں کی تعداد میں اس کو میں ذرا اسمبلی کا ریکارڈ بنانا چاہتا ہوں۔ تاکہ سلیم صاحب کے علم میں جو ہے صحبت پور میں ہوتے ہوئے بھی نہیں آئے ہیں۔ ابھی جو سلیم صاحب کو یہ پتا ہو کہ وہ سلیم صاحب کو بتانا میرا کام نہیں PDMA کا کام نہیں ہے وہ اس کی ڈسٹرکٹ اینڈ سٹریٹن کا کام ہے وہ وہاں تک نہیں گئے ہیں۔ شاید تکلیف نہیں کیا ہوگا باقی وہاں پر ہم نے جو ہے کل دو دن تک ہم دوٹرک ہم ادویات بھیج رہے ہیں۔ ٹینٹ ہم نے ہزاروں کی تعداد میں بھیجا ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب سلیم احمد کھوسہ: ذرا مجھے detail بتادیں یہ تو صرف کا پیاں ہیں۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: یہ ریکارڈ میں ہوتا ہے۔ یہ میں اپنے آپ سے نہیں بنا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: دس ہزار ٹینٹ بھیجے ہیں۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: PDMA نے جو ہے آپ لوگوں کے صحبت پور میں بھیجے اس کا حساب

آپ لوگ اپنے DC سے لیں اور اگر اسپیکر صاحب باقی چیزیں آپ پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تین ہزار mosquito net ہیں جیری کین ہیں تین ہزار۔ واٹر ٹینکس ہیں

تین ہزار۔ اور میٹرس نوم تین ہزار۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: اب کچھ اور بھی ہے بتا گئے آپ تکلیف معاف۔ ادھر آخر میں بھی کچھ اُردو

میں لکھا ہے وہ بھی پڑھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: first aid کیسپس ہیں جو کہ بیس کی تعداد میں لائف سیونگ جیکٹس بیس کی تعداد میں

۔۔۔ (مداخلت)

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: مجھے بہت افسوس ہے کہ حلقے کا نمائندہ ان تمام چیزوں سے (مداخلت)

جناب سلیم احمد کھوسہ: 1100 ٹینٹ مجھے DC نے بتایا ابھی تو چار دن کوئی نو ہزار ٹینٹ آپ لوگوں نے بھیجا

ہے تو کمال کر دیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے figure بالکل میں ضیاء لانگو صاحب سے کہہ رہا ہوں۔ کہ یہ آپ غلط بتا رہے

ہیں۔ دس ہزار ٹینٹ صرف 1100 ٹینٹ بھیجا ہے مجھے پتہ ہے دس ہزار کہاں سے بھیجا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شاید مس پرنٹنگ ہوگا۔۔۔ (شور شور)

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: تو جناب اسپیکر! ہم Camps بنانا چاہتے تھے وہاں پانی کا مسئلہ ہے پندرہ ایکڑ زمین اگر سلیم صاحب دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: 2050 راشن بیگز ہیں اس میں 5250 تھے اُس میں مچھردانی ہے۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب اسپیکر یہ ہمارے لوگوں کے ساتھ مذاق نہیں ہے اور کیا ہے یہ figure مت بتائیں تو بہتر ہے آپ کے اُوپر دُنیا ہنسے گی۔ آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ چیزیں نہ بتائیں۔

وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: پھر اسپیکر صاحب اُن لوگوں نے 15 ایکڑ زمین سلیم صاحب سے مانگی کہ آپ عوام کیلئے دیں گے نہیں یہ صبح ہے سلیم صاحب کے علم میں کمی ہے۔ آپ حساب مانگ رہے ہیں اس لئے میں حساب دے رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے آپ لوگ cross question نہ کریں۔ وزیر پی ڈی ایم اے صاحب۔ وزیر داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: پھر ہم نے 15 ایکڑ زمین سلیم صاحب سے مانگی کہ آپ دے دیں تاکہ ہم لوگوں کے لئے ٹینٹ سٹی بنائیں پھر انہوں نے وہ زمین نہیں دی ہے ہمیں۔ پھر اظہار کھوسہ صاحب نے مہربانی کی اور ہمیں زمین دی ہے ٹینٹ سٹی بنانے کیلئے تو وہ بھی ہم بنا رہے ہیں۔ باقی جو PDMA کے جو وسائل ہیں ان میں میرے خیال میں نصیر آباد اور جعفر آباد ضلع میں ہم نے سب سے زیادہ بھیجے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کارروائی کی طرف آتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)

حاجی محمد خان لہڑی (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ اریگیشن): میرے دوست نے یہاں بات کی ہے اریگیشن کے حوالے سے۔ دیکھیں میں بحیثیت منسٹر۔ میں تو اُن کو بتانا چاہتا ہوں اس حوالے سے کیونکہ وہ خود بھی ایک زمیندار ہے اور میں بھی ایک زمیندار ہوں۔ اللہ معاف کرے اور جہاں آپ کا 5 لاکھ کیوسک اگر پانی نصیر آباد میں آجائے تو اس کو کون بچا سکتا ہے اُس علاقے کو۔ کیونکہ اس حوالے سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرے دوست نے کہا کہ ہمارے کچھ شاید ہم خود جانتے ہیں، اپنے علاقے کو جیسے آپ کا کچھی کینال ابھی اس وقت بن رہا ہے، اس میں آپ کا وہیں سے ڈیرہ بگٹی کا پانی آتا ہے یا آپ کا تونسہ بیراج کا اس میں آتا ہے، پھر ہمارے وہاں spillway ہوتی ہیں، جہاں اُس کو divert کرتے ہیں مختلف جگہوں پر۔ جناب اسپیکر صاحب! پنجاب میں دو جگہوں پر انہوں نے divert کر دیا۔ جہاں آپ کے کچی کینال میں 15 ہزار کیوسک پانی آیا۔ ہمارے کینال کی capacity ہے پورا پٹ فیڈر کا تقریباً 6 ہزار سات سو کیوسک ہے۔ جب ایک کینال میں اتنا پانی divert کرو گے کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کوئی بچ سکتا ہے اس میں۔ اگر آپ

کے سامنے ایک گلاس ہے، آپ گلاس کے اندر ایک جگ پانی ڈالو گے تو اس میں وہ capacity ہوتی ہے۔ دیکھیں! میرا دوست ہے میں وہاں ان بارشوں سے پہلے میں نے خود اُس علاقے کا دورہ کیا۔ یہاں سے میرے خیال سے صحبت پور سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں میرے گھر سے تقریباً ایک سو پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے تو میں خود اُس جگہ پر گیا آپ کے ڈی سی صاحب بھی تھے۔ میرے ایریکیشن کا پورا عملہ وہاں موجود تھا۔ ایف سی کے میجر صاحب بھی اُدھر تھے۔ لیکن جو پانی آپ کے ڈیرہ گٹی سے آ رہا تھا اُس میں ہم کوشش کر رہے تھے کہ بھائی اس میں کسی طریقے سے کینال بھی بچ جائے تاکہ آبادی بھی بچ جائے۔ یہ پانی ہم نے کینال میں چھوڑ دیا تھا ہمارے پاس نیچے آ رہا تھا۔ پھر ایک دوست نے کہا کہ جب 4 سو 18 آرڈی پر کہتا ہے کہ اُدھر دروازے بند کر دیئے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کینال میں تقریباً تین چار جگہ سے شکاف پڑا اس میں۔ 4 سو 18 آرڈی سے نیچے بھی اس پر شکاف پڑا۔ آپ 2 سو 80 آرڈی جہاں صحبت پور کا ایریا ہے وہیں پر بھی شکاف پڑا۔ اس میں کینال میں نہیں reflect ہوا بھی میرے خیال 20 ہزار کیوسک سے بھی زیادہ reflect ہو گیا پانی میں۔ جہاں سے دو سو آٹھارہ آرڈی سے نیچے جو پانی reflect ہوا 13 ہزار کیوسک reflect ہو گیا پٹ فیڈر میں اور اوپر جو 4 سو 18 سے تقریباً چھ یا سات ہزار کیوسک اُدھر سے reflect ہو گیا۔ تو اتنی کینال میں capacity نہیں تھی کہ کینال اس کو برداشت کر سکتا۔ جتنے بھی گیٹ تھے جتنے بھی distributes تھے ہمارے تقریباً 11 تھے۔ ہم نے اُن کے سارے گیٹ کھول دیئے تاکہ پانی جائے اور ہمارے شہروں کو نقصان نہیں پہنچے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایک distributes بھی نہیں بچا ہے جس میں وہ کہیں پر وہ شکاف نہیں پڑا ہو۔ میرے گھر کے سامنے میرے distributes کو شکاف پڑا میری زمین کے سامنے۔ تقریباً وہی پر ہزاروں آپ کے چاول تھے وہ بھی ضائع ہو گئے بالکل آپ کے بھی بزرگ ہیں اور میرے بھی بزرگ ہیں۔ ہمارے بھی علاقے کے لوگ بھی غریب ہیں جو انہوں نے سود پر پیسے لے لئے ہیں وہی پر بھنڈی لگائی، چاول لگایا وہ بھی ضائع ہو گئے ہیں، تو اس حوالے سے میں بتانا چاہتا ہوں بالکل بھی JIT بنی چاہیے میرا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں یہاں سیاسی سکورنگ ہے اور کچھ نہیں ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ بارش کا پانی میرے حلقے سے گزرتا ہے۔ لہری river کا تقریباً 1 لاکھ 35 ہزار کیوسک بھی میرے حلقے میں reflect ہو گیا۔ آپ کا ناڑی بینک تقریباً 99 ہزار کیوسک میرے حلقے سے گزرا۔ جتنا حلقہ میرا متاثر ہوا ہے شاید آپ کا صحبت پور آپ کا پورا ضلع میری ایک تحصیل کے برابر نہیں ہے۔ بھائی میرے بہت کہہ رہے تھے کہ بھائی یہ چیز ہوئی ہے یہ چیز ہوئی ہے ایریکیشن اس کے ذمہ دار ہے بالکل JIT بنی چاہیے۔ ہم بھی اس کو قبول کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں بلکہ میں جمعہ کے دن خود گیا ہوں میرے دوست کا جہاں حلقہ ہے۔ میرے خیال میں اُس نے بھی زحمت نہیں کی ہے کہ میں جا کے دیکھوں یہاں پر شکاف پڑا تھا کیا پوزیشن ہے اور کیا کام ہو رہا ہے۔ میں خود گیا ہوں جمعہ کے دن وہی رہا

خود اس کو دیکھا ہے میں نے اور ہمارے اس وقت گیارہ بلڈوزر اُدھر کام کر رہے ہیں اور 15 کے قریب ایسکوپٹر مشین کام کر رہے ہیں جہاں 60 کلومیٹر ہے وہی پر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر صاحب! بالکل پٹ فیڈر کا نام و نشان نہیں ہے تو اس پر کام کرنے کیلئے میں گیا ہوں لیکن میرے دوست وہیں پر نہیں گیا ہے جس کا حلقہ بھی ہے اور صحبت پور میں بیٹھ کر لوگوں کے مسائل بھی سنتا ہے اور اس کی اتنی زحمت نہیں کی کہ جا کے میں اس کو دیکھ لوں۔ لیکن انشاء اللہ میں اپنے دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ within three or four days میں ہم پٹ فیڈر کا پانی بحال کرینگے، انشاء اللہ جو بچی فصلیں ہیں وہ بچ جائیں گی لیکن آپ نے جو JIT کا سوال اٹھایا ہے وہ بنی چاہیے اس کے اوپر بالکل انکوائری بھی ہونی چاہیے کہ آیا صحبت پور کو کس نے ڈبویا ہے یا میں نے ڈبویا خود انہوں نے ڈبویا۔ اس چیز کے اوپر بالکل بنی چاہیے میں اس کی حمایت بھی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کی بات ہوگئی۔ لہڑی صاحب میرے خیال سے ایک دوسرے پر انگلی اٹھانے سے یہ بہتر ہے کمل کر کام کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عذاب ہے جو کہ پورے پاکستان پر آیا ہے۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: اس میں کوئی شک نہیں ہے لہڑی صاحب ہمارے دوست ہیں بار بار مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ وہاں نہیں گئے ہیں۔ جناب! ذمہ داری آپ کی ہے آپ ایریکیشن منسٹر ہیں جتنے بھی XEN ہیں جتنے بھی SDOs ہیں وہ آپ کی بات مانیں گے میری بات نہیں مانیں گے اور مجھے آج کا بھی پتہ ہے کہ کتنا کام ہوا مجھے ایک ایک پل کا پتہ ہے میرا حلقہ ہے اس طرح کی بات نہیں کریں اپنی ذمہ داری لیں اور JIT ہونی چاہیے لہڑی صاحب صحیح کہہ رہے ہیں میں صحیح کہہ رہا ہوں میں غلط کہہ رہا ہوں لہڑی صاحب غلط کہہ رہے ہیں یا اور لوگ جو باتیں کر رہے ہیں یہ سب چیزیں اس انکوائری میں ظاہر ہوں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے میرے خیال سے۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ ایریکیشن: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ بحیثیت علاقے کا نمائندہ آپ کا حق ہے آپ بھی جا کر اس کو دیکھ سکتے ہیں میں یہی بات کہنا چاہتا ہوں میں اور نہیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ گئے ہیں یا نہیں گئے ہیں۔ جناب سلیم احمد کھوسہ: میں کتنی دفعہ گیا ہوں یہ لوگوں کو پتہ ہے آپ کو پتہ نہیں ہے آپ کو میں نہیں بتاؤں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے بحث و مباحثے سے order in the House کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ اریلیشن: میرا کوئی کام نہیں ہے آپ نہیں جائیں میں خود جاتا ہوں اس پر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کارروائی کی طرف آتے ہیں لہڑی صاحب۔ وقفہ سوالات۔

زابد علی ریکی صاحب سوالات۔ میرے خیال سے پھر آج کی کارروائی روک دیتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ جو میں نے تجویز کی میں نے raise کیا تھا کہ

سیلاب کی تباہ کاریوں پر جو صورتحال ہمیں درپیش ہے پوری حکومت۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس اس پر آج آپ لوگوں نے بات کر لی ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں کوئی یہ بات نہیں ہوئی ہے پورا اس پر آپ ایک دن مقرر کریں سی ایم صاحب بھی

آئیں گے باقی ممبران بھی آئیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 574 دریافت فرمائیں۔ میں نے آپ لوگوں

سے رائے مانگی آپ لوگوں نے جو تقاریر شروع دکر دیں۔۔۔۔ (مداخلت۔ شور) سوالات کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا

وہ بیٹھے ہوئے ہیں سرکاری کارروائی یہ لوگ نہیں جاسکتے ہیں یہ بیٹھے ہوں گے۔

جناب اصغر خان اچکزئی: کھوسٹ ہرنائی میں فائرنگ کا جو واقعہ ہوا جس میں عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھی خالق داد باہڑ

شہید ہوئے تھے کچھ لوگ اس میں زخمی ہوئے تھے پھر وہاں آل پارٹیز کا ایک احتجاج شروع ہوا، ہرنائی کوئٹہ شاہراہ بند ہوئی

اس کے بعد تقریباً کوئی ہفتہ پانچ دن اس لاش کو وہاں رکھا گیا تھا پھر لاش کو دفنانے کے لئے انٹیریز منسٹر حاجی نور محمد دمڑ

پی اینڈ ڈی منسٹر ہمارے تھے انجینئر زمر خان ملک نعیم خان بازئی ہم سارے اکٹھے ادھر گئے تھے وہاں بات چیت ہوئی

پھر بات چیت کے نتیجے میں چار پوائنٹس وہاں انکے سامنے رکھے گئے پھر کوئٹہ میں detaile اس پر ایک نشست ہوئی

جناب اسپیکر! اس نشست میں سب سے پہلا مطالبہ ایف آئی آر کا تھا دوسرا وہاں سول ایڈمنسٹریشن کی اتھارٹی کی

implement کا تھا تیسرا مطالبہ وہاں انکو آری کا تھا اور چوتھا آبادی کے اندر سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ ہے اس کو

وہاں سے شفٹ کر کے دور آبادی سے بنانے کا تھا۔ پانچواں مطالبہ اس کو شہید ڈکلیئر کر کے اسکو اور ساتھ ہی جو دوسرے زخمی

تھے ان کے معاوضے کا تھا۔ یہاں باقاعدہ اس پر کمٹمنٹ ہوئی، ایف آئی آر بھی کئی جن لوگوں نے فائر کھولا تھا اس کے خلاف

ایف آئی آر بھی من وعن applaction کے مطابق کاٹی گئی اس کے بعد باقی چار مطالبات پر آج تک عملدرآمد نہیں

ہوا ہے۔ میں آپ کو بتا دوں جناب اسپیکر! اس کے بعد سے لوگوں نے شاہراہ کھول دی آج بھی آپ کے اس پورے بیلٹ

میں احتجاج ہو رہا ہے آج موسیٰ خیل میں آپ کے حلقے میں احتجاجی مظاہرہ دکھی، پشین پورے کوئٹہ سے لیکر اس پورے بیلٹ

میں مظاہرے ہو رہے ہیں کل پرسوں ترسوں کے بعد جب یہ فائل ہو جائیں گے یہ لوگ پھر کیا کریں گے پھر

میں شاہراہوں پر آ کے بیٹھ جائیں گے یہاں آ کے آپ کے گورنر اور سی ایم سیکرٹریٹ کے سامنے بیٹھیں گے یا ہرنائی کوئٹہ شاہرہ بند کریں گے تو میں انٹریز منسٹر سے اس متعلق request کرتا ہوں کہ اس بات کی تھوڑی وضاحت ہونی چاہیے جو کمٹمنٹ ہوئی تھی آپ کی سربراہی میں جس اجلاس میں ہوئی تھی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ابھی وزیر داخلہ سے پوچھتے ہیں کہ اس پوائنٹ پر انہوں نے کہاں تک جو اقدام اٹھایا ہے۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور و پی ڈی ایم اے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکر یہ جناب اسپیکر! اصغر خان صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں یہ واقعہ 14 اگست کو پیش آیا تھا تو ہم سب گئے ان کے دفنانے کے لئے اس کے بعد یہاں ایک اعلیٰ سطح کی میٹنگ ہوئی اس میں جوان کے ڈیمانڈز تھے وہ ہم نے مان بھی لئے تھے لیکن ان ڈیمانڈز میں کچھ قانونی مسئلہ تھا ان میں تو اے سی ایس سے کہا گیا ہے جس رقم کا یا شہید ڈکلیئر کرنے کا اس میں کچھ قانونی مسئلہ تھا اس قانونی مسئلے کو وہ کر رہے ہیں۔ آج ہی مجھے وہ کر لیا تاکہ وہ مسئلے ہم نے حل کر لیتے ہیں آپ ان کو دوبارہ بلا کر ان سے بات کر کے ان کو بتادیں۔ تو آج میں تھوڑا گیا تھا ہمارے ترکی کے سفیر آئے تھے وہاں busy ہو گیا ابھی اسمبلی کا اجلاس ہو گیا تو یہ مسئلہ انشاء اللہ اصغر خان حل آج کل میں ہو جائے گا۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جس طرح as a Parliamentarian اس ایوان سے لیکر پورے پاکستان کی سطح پر، ہم سارے جمہوریت پر یقین رکھنے والے ساتھی ہیں پارلیمنٹین ہیں ہم جمہوریت کی بالادستی چاہتے ہیں۔ ایک اس ایوان سے وہ قراردادیں پاس ہوتی ہیں، جو ہم وفاق سے ڈیمانڈ کرتے ہیں اکثر و بیشتر تو کیا اس پر تو بالکل عملدرآمد ہوتا ہی نہیں ہے لیکن ہماری کچھ یہاں وہ قراردادیں جو اس اسمبلی سے ہم متفقہ طور پر پاس بھی کرتے ہیں۔ اور صوبائی حکومت سے ہی related وہ قراردادیں ہوتی ہیں پھر بھی ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے جناب اسپیکر! پچھلے سیشن میں ہماری بہن شاہینہ بی بی ڈسٹرکٹ مسلم باغ کے حوالے سے ایک قرارداد لائی تھی۔ اس قرارداد کو اس ہاؤس نے اتفاق رائے سے منظور بھی کیا تھا کہ مسلم باغ اور آس پاس کے علاقوں کا حق بنتا ہے کہ جب ہمارے ہاں بورڈ آف ریونیو بلوچستان اسمبلی کی قراردادوں پر عملدرآمد نہیں کرتا ہے تو میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں، ہماری ان قراردادوں کا پھر کیا ہوگا جس کا مطالبہ ہم وفاق سے کرتے ہیں وہ تو جاتی ہیں ردی کی ٹوکری میں لیکن کم از کم آپ کے توسط سے یہ ایوان اپنی عزت و احترام کا اس حد تک تو خیال رکھے کہ کم از کم آج آپ ایک رولنگ بورڈ آف ریونیو کو دے دیں کہ جو قرارداد یہاں سے ڈسٹرکٹ مسلم باغ کے حوالے سے پاس ہوئی تھی اس پر اس وقت تک کیوں عملدرآمد یا اس پر کیوں کوئی initiative نہیں لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر یہ اصغر خان اچکزئی صاحب۔ آپ نے درست فرمایا ہے ایوان کی قراردادوں کو اس پر بورڈ آف ریونیو نے کمشنر ژوب ڈویرن کو لیٹر لکھا ہے دو تین دن پہلے انہوں نے ہمارے نوٹس میں لایا۔ تو کمشنر ژوب

ڈویژن اس پر ان کو رپورٹ پیش کریں گے اس کے بعد اس پر further کارروائی کی جائے گی۔  
جناب قائم مقام اسپیکر: زابدعلی ریکی صاحب! سوال نمبر 574 دریافت فرمائیں۔ اور آپ کے اور ساتھی کہاں ہیں آپ اکیلے بیٹھے ہیں۔

میر زابدعلی ریکی: وقفہ سوالات۔ باقی ساتھی اسلام آباد میں ہیں میں ابھی پہنچا میں نے کہا بھائی اسمبلی کا اجلاس ہے۔  
واشک پسماندہ علاقہ ہے واشک کو شاید موقع ملے۔ Question No. 574

وزیر داخلہ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 574 میر زابدعلی ریکی رکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 9 اگست 2021ء

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 21 اپریل اور یکم جون 2022ء کو موخر شدہ

مالی سال 2020-21ء کے بجٹ میں محکمہ تعلیم ضلع واشک کی جاری اسکیمات کیلئے کل کسٹڈ رقم مختص کی گئی ان کے نام مختص کردہ رقم، جاری کردہ رقم اور خرچ کردہ رقم کی اسکیم وار تفصیل دی جائے؟

وزیر محکمہ تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 اپریل 2022ء

مالی سال 2020-21ء کے بجٹ میں محکمہ ثانوی تعلیم ضلع واشک کی جاری اسکیمات کیلئے رقم مختص کی گئی جن کی تفصیل ذیل ہیں:

پنٹیس ڈی پی نمبر	اسکیم کا نام	کل تخمینہ لا گت (ملین)	جون 2020 تک خرچ شدہ رقم	مختص کردہ رقم (ملین)
1350	تحصیل ناگ، بسیمہ واشک اور نیو جانگیا میں اضافی کمروں اور لائبریری کی تعمیر	60.4000	11.200	10.000

میر زابدعلی ریکی: اسپیکر صاحب! اس کو تنگ کروں یا چھوڑ دوں۔ اس نے پہلے مجھے اشارہ دیا بس چھوڑ دیں سوال کو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چلیں آپ مطمئن ہیں آگے آتے ہیں۔

میر زابدعلی ریکی: ok

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 565 دریافت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: حسنی صاحب! آپ پہلی مرتبہ سوال پوچھ رہے ہیں، وزارت کے بغیر آپ کی پہلی مرتبہ

ہے آپ کھڑے ہو گئے۔ 656- Question No. Mr. Speakr !

جناب قائم مقام اسپیکر: سوال نمبر 656

وزیر داخلہ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اگست 2021ء

☆656 جناب نصر اللہ زریں، رکن اسمبلی:

21 اپریل اور یکم جون 2022ء کو موخر شدہ

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 2021-22ء کے بجٹ میں محکمہ تعلیم کیلئے 16 تا 18 کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ان کے نام اور تعداد کی اسامی وار تفصیل دی جائے نیز محکمہ مذکور اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن میں پہلے سے خالی پڑی ہوئی اسامیوں کے نام، گریڈ اور تعداد کی اسامی وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر محکمہ تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 اپریل 2022ء

مالی سال 2021-22ء کے بجٹ میں محکمہ ثانوی تعلیم کیلئے 16 تا 18 کی کل (500) اسامیاں تخلیق کی تفصیل ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	تعداد
1	ہیڈ ماسٹر/ ہیڈ مسٹریس	BPS.17	138
2	سجیکٹ سپیشلسٹ (ریاضی)	BPS.17	35
3	سجیکٹ سپیشلسٹ (طبیعیات)	BPS.17	35
4	سجیکٹ سپیشلسٹ (کیمیاء)	BPS.17	35
5	سجیکٹ سپیشلسٹ (حیاتیات)	BPS.17	35
6	سجیکٹ سپیشلسٹ (انگریزی)	BPS.17	35
7	ایس ایس ٹی (جنرل)	BPS.17	109
8	ایس ایس ٹی سائنس	BPS.17	70
9	ایس پی ای ٹی (SPET)	BPS.17	01
10	ایس ڈی ایم (SDM)	BPS.17	01
11	ایس اے ٹی (SAT)	BPS.17	01

01	BPS.17	لائبریرین	12
01	BPS.16	کمپیوٹر آپریٹر	13
03	BPS.16	اسٹنٹ	14

جناب نصر اللہ خان زیرے: مسٹر اسپیکر! میں نے سوال کیا تھا فاضل منسٹر صاحب سے انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے سولہ تا اٹھارہ اسامیاں انہوں نے تخلیق کی ہیں۔ کیا یہ جو اسامیاں جو آپ نے کہا ہے ہیڈ ماسٹر ہیڈ ماسٹریس کے کوئی 138 ہیں، سبجیکٹ سپیشلسٹ کی کوئی 35 ہیں۔ باقی ساری تفصیلات ہیں انکے باقاعدہ پبلک سروس کمیشن میں ان کے ٹیسٹ ہو گئے، انٹرویوز ہو گئے، یہ لگ گئے یا ابھی تک پراسس میں ہیں؟

وزیر محکمہ تعلیم: ان کی appointment ہو گئی ہیں کچھ کی کیوں کہ پروموشن تھی کچھ کو بقایا ہم نے پبلک سروس کمیشن کو بھیجا ہوا ہے، وہ جب بھی appoint کر دیں۔ کیوں کہ آپ کو پتہ ہے B-16 سے اوپر سارے پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: یہ سارے 17 گریڈ کے ہیں نہ؟ دو صرف کمپیوٹر آپریٹر اور اسٹنٹ کی دو چار اسامیاں ہیں وہ گریڈ 16 کی ہے باقی ساری 17 کی ہیں۔

وزیر محکمہ تعلیم: 17 والی پبلک سروس کمیشن میں گئی ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: گئے ہوئے ہیں۔ اچھا ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نصر اللہ خان زیرے صاحب اپنا سوال نمبر 685 دریافت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Question No. 685

☆ 685 جناب نصر اللہ خان زیرے، رکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اگست 2021ء

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 21 اپریل اور یکم جون 2022ء کو موثر شدہ

مالی سال 2022ء تا 2021ء کے بجٹ میں ایس ایس ٹی سائنس اور ایس ایس ٹی جنرل کی کل کس قدر اسامیاں تخلیق کی گئی ان اسامیوں کی کل کس قدر تعداد اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز محکمہ مذکورہ اور پبلک سروس کمیشن میں سے خالی پڑی ہوئی مذکورہ اسامیوں کی کل تعداد کس قدر ہے اسامی وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر محکمہ تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 اپریل 2022ء

مالی سال 2021-22ء کے بجٹ میں محکمہ ثانوی تعلیم کیلئے ایس ایس ٹی (سائنس) کی کل ستر (70) اور ایس ایس ٹی

(جنرل) کی کل ایک سو نو (109) اسمائیں تخلیق کی گئی جن کی تفصیل ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ	تعداد
1	ایس ایس ٹی (سائنس)	BPS.17	70
2	ایس ایس ٹی (جنرل)	BPS.17	109

وزیر محکمہ تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! وہ تفصیل تو پہلے انھوں نے دی تھی کہ SST (Science) کی

Basic Pay Scale-17 کی کوئی 70 پوسٹیں ہیں SST (General) کی کوئی 109 پوسٹیں ہیں، اس کی آپ

کے پاس کوئی districtwise تفصیل ہیں اس وقت جناب منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ تعلیم: جناب زیرے صاحب وہ next اس میں میں جاؤں گا کیونکہ اس ٹائم میرے پاس وہ نہیں ہے،

انگلے میں میں آپ کو دوں گا انشاء اللہ۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: ٹھیک ہے thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب ثناء بلوچ صاحب چونکہ نہیں ہیں ان کو جواب table کر دیا گیا ہے محترمہ بشکلیہ نوید

قاضی صاحبہ بھی یہاں پر نہیں ہیں ان کا سوال نمبر 779 ہے۔ ان کو بھی جو ہے جواب table کر دیا گیا ہے تو ان سوالات

کو desposed off کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر عارف محمد حسنی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 783 دریافت فرمائیں۔

میر عارف جان محمد حسنی: سوال نمبر 783۔

☆ 783 میر محمد عارف محمد حسنی، رکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 6 اگست 2022ء

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مالی سال 2019-20 کی پی ایس ڈی پی میں دالبندین ریزرویشن کالج reflect تھا اور سال 2021-22 کی پی ایس

ڈی پی میں پولی ٹیکنک کالج reflect تھا اور اینک تعمیراتی کام کی تفصیل دی جائے نیز ان دونوں کالجز میں تدریسی عمل

کب سے شروع ہوگا؟

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 5 ستمبر 2022ء

برائے مالی سال 2019-20 کے دوران کل 25 نئی اسکیمات شامل پی ایس ڈی پی ہوئی تھیں تفصیل ضمیمہ ہے اسمبلی

لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں دالبندین ریزینڈنشل کالج شامل نہیں ہے البتہ پولی ٹیکنیک کالج ذیل تفصیل کے ساتھ برائے مالی سال 2021-22 نئی اسکیم کے تحت شامل پی ایس ڈی پی ہوئی تھی:

اسکیم کی پہچان	اسکیم کا نام	آمد لاگت (مالیت ملین میں)
Z2021.1905 Awaran CPApproved	ترقیاتی کام برائے پولی ٹیکنیک کالج مشکلے ضلع آواران	100.00

درج بالا اسکیم کی لاگت سو (100) ملین کے ساتھ آویزاں تھی جو کہ کسی بھی پولی ٹیکنیک کالج کی تعمیر کیلئے کافی ہے لہذا صوبائی کابینہ کی منظوری کیلئے سہری محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کو ارسال کی گئی ہے جس میں آمد لاگت کو سو (100) ملین سے بڑھا کر 498.88 ملین کی تجویز دی گئی ہے جو کہ صوبائی کابینہ کی منظوری کی منتظر ہے نیز کالج کے عمارت کی تعمیراتی کام مکمل ہونے مالی سال تدریسی عمل شروع ہوگا جو کہ 2025-26 میں متوقع ہے۔

وزیر محکمہ تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر عارف جان محمد حسنی: سر! اگر اسپیکر صاحب اگر آپ بھی دیکھ لیں آپ کے پاس بھی جواب پڑا ہوا ہے منسٹر صاحب کے سامنے بھی جواب پڑا ہوا ہوگا۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ دالبندین کے پولی ٹیکنک کالج کا یہ P&D والے کیوں کہ بھجواتے ہیں ادھر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہ ایک پروجیکٹ ہے PD اُن کا ہے P&D والوں کا اُنھوں نے جواب بھیجا ہے تفصیل بھیجی ہے پولی ٹیکنک کالج مشکلے کی۔ اُنھوں نے دیا ہے کہ جی ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا ہے اور یہ ٹینڈر ہو رہا ہے cabinet کے لیے ہم نے بھیجا ہے، یہ ٹینڈر ہوگا اور اُس کے بعد cabinet approve کرے گی پھر اُس کے بعد یہ ٹینڈر ہوگا۔ تو میں اُن کو یہ تفصیل بتا دیتا ہوں کہ جی دالبندین والے جو پولی ٹیکنیک کالج ہے وہ پہلے سے ٹینڈر ہو چکا ہے کام جاری ہے میں نے اُس کی تفصیل مانگی تھی۔ اور میں نے یہ پوچھنا تھا کہ second phase کا ابھی کام شروع ہے انہوں نے مشکلے کا بتایا ہے کہ جی ابھی ٹینڈر ہونا ہے، دالبندین کا کافی عرصے سے ایک سال ہوتا ہے ابھی کام شروع ہے، میں نے ان کو کہا تھا کہ جی مجھے تفصیل آپ لوگ دیں کہ کام کہاں تک پہنچا ہے اور اُس کے بعد جو second phase کا جو ٹینڈر ہونا ہے اُس کا آپ بتائیں کہ وہ ٹینڈر کب ہوگا۔ اور جناب اسپیکر سوال 83 کے جواب سے وہ جو ریزینڈنشل کالج کے حوالے سے اُس سے میں مطمئن نہیں ہوں اُنھوں نے کہا ہے کہ جی یہ PSDP میں شامل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میرے خیال سے اس کا تعلق وزیر تعلیم سے نہیں ہے منسٹر P&D سے ہوگا۔

میر عارف جان محمد حسنی: جی جی یہ میں بتا دیتا ہوں پھر آپ رولنگ دے دیں۔ یہ ریزینڈنشل کالج اُنھوں نے دیا ہے

detail دی ہے کہ جی یہ PSDP میں شامل نہیں ہے یہ 2017-18 کی PSDP میں شامل تھا new scheme کے طور پر اور 2018-19 میں ongoing کے طور پر یہ شامل تھا اُس کی detail یہاں پر میرے پاس پڑی ہے میں آپ کو بھجوا دیتا ہوں یہ آپ رولنگ دے دیں کہ اگر ایک دفعہ یہ PSDP میں اگر کوئی ڈالتے ہیں پھر اگلے سال اُس کو ongoing میں ڈال دیتے ہیں اُس سے اگلے سال اُس کو drop کر دیتے ہیں ٹینڈر کیے بغیر۔ تو آپ رولنگ دے دیں P&D کو کہ جی یہ جو ریزٹیشنل کالج جو دالبندین ہے اس کو یہ لوگ دوبارہ ڈال دیں جو بھی طریقہ کار ان کا ہوتا ہے دوبارہ یہ ڈال دیں اور اُس کے بعد یہ ٹینڈر ہو۔

جناب اسپیکر اسپیکر صاحب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ in camera session جو ہوا تھا ریکوڈک کے حوالے سے کیونکہ میں MPA چاغی ہوں اُس میں نہیں پہنچ سکا میں کراچی میں تھا تو مہربانی کر کے ایک بریفنگ میرے لیے رکھو ایں میرے لیے ایک الگ سے بریفنگ رکھو ایں ایک رولنگ آپ دے دیں کہ مجھے بریف کریں پھر اُس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ جی ہمارے علاقے کو یہ لوگ کیا دے رہے ہیں آگے ہم نے ریکوڈک پروجیکٹ جو agreement انہوں نے گورنمنٹ آف پاکستان، بلوچستان جو انہوں نے کیا ہے ہم نے پھر اس کی حمایت کرنی ہے یا مخالفت کرنی ہے۔ اور سینڈک پروجیکٹ کے حوالے سے ایک سوال کافی عرصے سے میں نے جمع کیا ہوا ہے اُس کا جواب نہیں آرہا ہے منرل ڈیپارٹمنٹ کو کہیں مہربانی کر کے اُس کا جواب دے دیں سینڈک پروجیکٹ ہمارا ابھی final stage پر ہے شائد تین چار سال میں وہ ختم ہو جائے، مگر اُس کا فائدہ چاغی کے عوام کو ابھی تک نہیں ملا ہے ایک خاندان زمین سے آسمان پر سینڈک پروجیکٹ کی وجہ سے پہنچ گیا ہے، چاغی کو ایک شاید ایسوی لینس بھی نہیں ملی ہوگی۔ ایک رولنگ اگر آپ مہربانی کر کے ایک اگر آپ اسپیکر ایک رولنگ اگر دے دیں، CSR خاندان کا بتا دیں گے اگلی دفعہ جب جواب آجائے پھر بتا دیں گے۔ ایک CSR کمیٹی جو ہر ضلع میں بنی ہے بیلہ ہے ڈیرہ بگٹی ہے کو بلو ہے قلعہ سیف اللہ ہے جہاں پر میگا پروجیکٹ چل رہے ہیں CSR کمیٹی سینڈک کی 20 سال ہو گئے ہیں بننے نہیں دی گئی ہے۔ ادھر ہی ہے SML والے پیسے جمع کرتے ہیں جو بھی متعلقہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے اُس سے جا کر خود ہی لوگ اپنی اسکیمیں approve کروا لیتے ہیں اور پھر اُس کے مطابق وہ اسکیمیں punch کی جاتی ہیں، نوکنڈی میں ایک ارب روپے کا نوکنڈی علاقے میں ایک ارب روپے پانی پر خرچ کیا گیا ہے میں نے اپنے دور میں پوری کوشش کی تھی اُس کو ٹھیک کرنے کی مگر آج تک وہ چل نہیں پارہا ہے نوکنڈی کا جو پانی کا ایک ارب روپے پانی کا جو پروجیکٹ ہے اُس پر خرچ ہوا ہے تو ایک مہربانی کر کے ایک رولنگ آپ یہ دے دیں اسپیکر صاحب تھوڑی بات سن لیں میری۔ ایک رولنگ آپ دے دیں کہ CSR کی جو کمیٹی ہے جو ہر ضلع میں بنی ہے چاغی میں بنائی جائے اور تب تک جب تک CSR کی کمیٹی قانونی طور پر چاغی کی نہیں بنتی ہے

تب تک یہ فنڈ وغیرہ جو بھی ہیں جو SML نے دیئے ہیں اُس کو روک دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر صاحب۔ میرے خیال سے عارف جان محمد حسنی صاحب وزیر تعلیم بھی بیٹھے ہوئے ہیں، P&D کے وزیر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور معدنیات کے وزیر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو بجائے رولنگ کے ان لوگوں کو سُن لیتے ہیں۔

وزیر محکمہ تعلیم: سر! ایجوکیشن کے حوالے سے میں ان لوگوں کو بتاؤں۔ کیونکہ یہ پُرانا۔۔۔

میر عارف جان محمد حسنی: یہ بات بھی میں کروں گا mineral والوں کو کہیں وہ جلدی جواب جمع کروائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ بریفنگ ریکورڈ پر مین خان آپ کے لیے arrange کر سکتے ہیں۔

میر عارف جان محمد حسنی: مہربانی کر کے مجھے الگ سی وہ بریفنگ دے دیں کیوں کہ میں موجود نہیں تھا۔ اور میرا حق بنتا ہے میں MPA چاغی ہوں۔

وزیر محکمہ تعلیم: جناب اسپیکر! جیسے ہمارے دوست میر عارف جان نے کہا کیونکہ یہ ایک پُرانی اسکیم ہے یہ جام صاحب کے دور کی ہے اُس وقت وزیر بھی یہی C&W کے تھے اور P&D سارے انہی کے پاس تھے میر صاحب کے پاس، کیونکہ جام صاحب اپنے دور میں ہمارے پاس نہ اسکیم تھی نہ ہم اس بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں۔ ابھی اس دفعہ اگر ان کے پیسے ہیں تو ہم P&D کو لکھیں گے اپنی طرف سے اگر ان کے پیسوں کا کوئی issue تھا انشاء اللہ حل کروائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے دور میں تو ہمارے لیے کچھ نہ کروایا البتہ ہم دوستوں کا خیال ضرور رکھیں گے۔

میر عارف جان محمد حسنی: سر! آپ مہربانی کر کے، منسٹر صاحب کا بہت شکریہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی میں ڈلواؤں گا، آپ مہربانی کر کے ایک رولنگ دے دیں کہ جی 2016-17 اور 2017-18 میں یہ شامل ہیں۔ 2018-19 میں یہ ongoing میں آجاتی ہے، ریکارڈ میں آپ کو دے دیتا ہوں یہ ریکارڈ میرے پاس پڑا ہوا ہے میں بھجوادیتا ہوں آپ کو ابھی اگر 2018-19 میں ongoing میں آجاتی ہے تو 2019-20 اور 2020-21 میں پھر کیوں drop کی جاتی ہے۔ یہ آپ نے رولنگ دینی ہے کہ جی جو شامل ہیں اُن کو کم از کم ٹینڈر کر کے اُن پر کام شروع کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر P&D صاحب کو سُن لیتے ہیں۔

جناب نور محمد ڈمڑ (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): جناب اسپیکر! جہاں تک عارف جان کے سوال کا تعلق ہے

میرے خیال میں جو اسکیم ایک دفعہ delete ہوگئی وہ پھر رولنگ سے دوبارہ اُس میں شاید نہیں آسکتی ہے۔ وہ اس لیے کہ اس طرح اگر ہر ایک اپنے اپنے لیے رولنگ مانگتا ہے اور P&D وہ الگ اُس کتاب میں addition کرتا ہے وہ کوئی قانون نہیں ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ کیبنٹ سے پاس ہوئی پھر اسمبلی سے پاس ہوئی دوبارہ جب بھی کوئی PSDP

Book میں addition کے لیے اضافہ کے لیے ایک بھی اسکیم ہو تو وہ باقاعدہ cabinet میں جاتی ہے اور cabinet کے بعد پھر جو وہ اُس PSDP کا حصہ بن جاتی ہے۔ جہاں تک ان کی اسکیم کا تعلق ہے 2018-19 میں جیسے ہم آگے اُس وقت کی PSDP تقریباً کوئی 80% PSDP پر عملدرآمد نہیں ہوا وہ 80% PSDP delete ہوگئی۔ اور جہاں تک ongoing schemes کا تعلق ہے کہ ongoing scheme کے کھاتے میں گیا، ایک اسکیم جب ایک دفعہ PSDP میں آگئی اور پھر جب اُس پر کوئی خرچ نہیں ہو جائے اور اگلے سال کے لیے وہ ویسے بھی ongoing کے کھاتے میں چلی جاتی ہے۔ لیکن delete کیوں ہوئی delete اس لیے ہوئی ہوگی کہ یہ ایک پالیسی بنی، پالیسی یہ تھی کہ جو بھی اسکیم zero expenditure ہو جس پر کام کوئی خرچ نہیں ہو سکا ہو اور جس پر کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا ہو لیکن وہ اسکیم اگلے سال zero expenditure کی بنیاد پر وہ delete کی جاتی ہے۔ تو چار سال کے بعد ایک اسکیم دوبارہ PSDP میں لانا یہ میرے خیال میں ناممکن ہوگا۔ لیکن یہ ایک ظاہری بات ہے چاہتے ہیں، میری اپنی اسکیمات تقریباً اُس وقت کی PSDP میں ایک ارب سے کچھ زائد کی اسکیمات تھیں اور ایک تو کورٹ میں معاملہ گیا۔ اور کورٹ کے بعد پھر ظاہری بات ہے اُس وقت کام اُس پر نہیں ہو سکا۔ جیسے دوبارہ کوئی PSDP بننے جا رہی تھی اُس وقت پھر پرانے جتنے بھی یہ سارے delete ہو گئیں۔ اُس وقت کی کیبنٹ کا فیصلہ بھی ہوگا میرا خیال میں اور جو بھی اسکیم ایک پالیسی یہ تھی کہ zero expenditure جس پر zero expenditure نہیں ہوا مطلب کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے وہ automatically وہ، ایک پالیسی ہے کہ وہ delete کیا جاتی ہے۔ وہ اسکیم جو اہم نوعیت کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ حاجی نور محمد ڈمڑ صاحب۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: اُس کے لئے باقاعدہ ایک پالیسی سی ایم کی طرف سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔

جناب عارف جان محمد حسنی: جناب اسپیکر! یہ ایک کام کر لیں، ایک مہربانی۔۔۔ (مداخلت)

جناب قائم مقام اسپیکر: مبین خان معدنیات پر جو ہیں۔

جناب محمد مبین خان خلجی (وزیر محکمہ معدنیات): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اسپیکر

صاحب! میرے دوست نے جو بات کی معدنیات کے اوپر اور یہ ایک پاکستان کا بلکہ پوری دُنیا میں اس case کو انٹرنیشنل لیول پر کیس ہوا تھا، ریکوڈک کا جس کی وجہ سے پورے پاکستان پوری دُنیا میں بلوچستان کا نام اور چاغی کا نام مشہور ہے، تو اُس وقت میں ایک ناطہ agreement ہوا تھا اُس کے بعد جو ہمارے پرنسٹن عمر ان خان تھے انہوں اُس کیس کو

بلوچستان کے جوسی ایم ہیں میر قدوس بزنس صاحب کے ساتھ بیٹھ کے باقاعدہ یہ بات چیت کی پھر ہمارے سی ایم صاحب نے کہا کہ میں اس agreement کو نہیں کرونگا جب تک اس کے shares نہیں بڑھیں گے ایک، دوسری بات یہ کہ جب تک ہماری اسمبلی کو in-camera briefing نہیں دی جائے گی تو میں نہیں کرونگا جو ایک مشکل کام تھا وہ لوگ اس بات پر agree نہیں تھے، مگر ہمارے سی ایم صاحب نے وہاں باقاعدہ لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے اُنکو in-camera briefing یہاں رکھی، جس میں ہماری اپوزیشن اور گورنمنٹ یا جو بھی پارلیمنٹیرین ہیں اُن سب کو دعوت دی گئی جس میں محمود اچکزئی صاحب کو ڈاکٹر مالک صاحب کو سب کو بریفنگ دی گئی مجھے، اختر مینگل صاحب کو دی گئی بریفنگ کہ آپ آئیں اس میں بیٹھیں اور یہ جو ایک مسئلہ ہے سی ایم صاحب کی طرف سے سب کو دعوت نامے دیئے گئے تھے۔ تو مجھے نہیں پتہ کہ عارف صاحب اُس وقت کہاں تھے مگر اس وقت اُن سب کو یہاں بریفنگ دی گئی تھی اور میں آپ کو ایک بات۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ بحیثیت ایک صوبائی وزیر۔

وزیر محکمہ معدنیات: ایک دفعہ۔ میں بات complete کر لوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بحیثیت صوبائی وزیر آپ بریفنگ دے سکتے ہیں کہ۔۔۔ (مداخلت)

وزیر محکمہ معدنیات: میں آپ کو بات بتا رہا ہوں سر! آدھی بریفنگ تو میں نے دے دی آپ سنتے رہے۔

جناب عارف جان محمد حسنی: مبین خان! میں بات کر رہا ہوں؟

وزیر محکمہ معدنیات: ایک منٹ! میں اور اُس کی بات ابھی تک اُس میں چھوٹے چھوٹے پوائنٹ ہیں بریفنگ اُس کو

وہ جو complete ابھی تک نہیں ہوئی ہے کوئی agreement ابھی تک complete نہیں ہوا ہے اُس میں کچھ

چھوٹے مسائل ہیں وہ حل ہونگے اور انشاء اللہ جیسے complete ہوگا اُس کے بعد اُنکو بریفنگ دے دیں گے۔ اور اگر

ایسا ہے تو اُنکو نیا سوال لانا چاہیے ہم لوگ جواب دیں گے۔ ابھی تو ایسی بات چیت ہوئی ہے۔

جناب عارف جان محمد حسنی: سر! میں اس حوالے سے تھوڑی بات کرونگا، ایک تو آپ مہربانی کر کے وہ جو

ڈم صاحب کہہ رہے تھے کہ جی یہ نہیں ہوگا یہ delete ہوگئی ہے۔ پہلے سال آتی ہے کہ جی یہ new اسکیم ہے اگلے سال

آتی ہے کہ جی on-going ہے، پھر اُس کے اگلے سال یہ delete ہو جاتی ہے تو اُس کو اگر مہربانی کر کے آپ بھجوادیں

لاء ڈیپارٹمنٹ کیلئے کہ جی اُس کی قانونی پوزیشن کیا بنتی ہے۔ ادھر سے جو بھی ٹیکنیکل جو بھی وہ لوگ دیکھ لیں جو بھی فیصلہ آتا

ہے بالکل ٹھیک ہے پہلی بات، دوسری بات یہ کہ منسٹر منرل کے کہنے پر مجھے کوئی بریفنگ نہیں دیگا میں آپ سے کہہ رہا ہوں

کہ آپ مہربانی کر کے ایک روٹنگ دے دیں یہاں سب بیٹھے ہوئے ہیں میرے دوست ہیں colleagues ہیں آپ

لوگ بتائیں کہ میرا حق بنتا ہے کہ نہیں بنتا ہے میں MPA چاہتی کے؟ کہ مجھے بریفنگ دی جائے۔ میں کراچی میں تھا میں نہیں پہنچ سکا۔ مجھے ایک دن پہلے کہا گیا میں نہیں پہنچ سکا یہاں تو آپ لوگ بتائیں کہ میرے colleague یہاں سارے بیٹھے ہوئے ہیں آپ اسپیکر ہیں آپ بتائیں کہ میرا اتنا حق بنتا ہے کہ مجھے یہاں الگ سی ایک بریفنگ دی جائے وہ مجھے منسٹر منرل کے کہنے پر کوئی نہیں دیا آپ ادھر بیٹھ کے جناب اسپیکر! اگر آپ ادھر سے رولنگ دیں گے تو مجھے بریفنگ دی جائیگی۔

وزیر محکمہ معدنیات: جناب اسپیکر! میں اُس ڈیپارٹمنٹ کا وزیر ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ میرے کہنے پر نہیں دیا پھر کس کے کہنے پر ایک بریفنگ دیا؟ اب بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دوست کو بتایا اگر ایسا مسئلہ ہے آپ نے question لے آئیں اُس ہم اُس کا جواب دے دیں گے یا جو بھی چاہتے ہیں ہم دے دیں گے پورے ہاؤس کو اُس وقت کوئی یہاں in-camera briefing دی گئی تھی جو بھی تھا اُسی طرح بریفنگ دے گا اور ہم نے بھی بریفنگ نہیں دی تھی وہ فیڈرل سے ایک ٹیم آئی تھی جو انہوں نے بھیجی تھی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی عارف جان حسی صاحب! وہ بریفنگ جو تھی۔۔۔

وزیر محکمہ معدنیات: اُس میں فیڈرل سے لوگ آئے تھے ہم نے نہیں دی تھی۔

جناب عارف جان محمد حسی: پہلے سر! ایک اور کام کر لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ پرائم منسٹر نے۔

جناب عارف جان محمد حسی: ایک کام کر لیں۔ منسٹر منرل جو بریفنگ دی ہے وہی بریفنگ کل پرسوں وہ مجھے دے دیں

تا کہ مجھے پتہ ہو کہ کیا agreement کیا کیا گیا ہے۔

وزیر محکمہ معدنیات: fresh question لے آئیں ہم دے دیں گے، اس وقت تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔

جناب عارف جان محمد حسی: آپ رولنگ دے دیں۔

وزیر محکمہ معدنیات: اور agreement ابھی تک فائنل نہیں ہوا ہے۔

جناب عارف جان محمد حسی: یہاں ایک منٹ۔

وزیر محکمہ معدنیات: اسپیکر صاحب! فائنل نہیں ہوا ہے agreement تو ابھی تک کوئی فائنل نہیں ہوا ہے۔

جناب عارف جان محمد حسی: مبین خان ایک منٹ میری بات سن لیں۔ میرے یہاں question لانے سے وہ

میں بلکہ off the record بات کر لیتا ہوں۔ میرے یہاں۔ ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔ (بغیر مائیک کے معزز رکن

بول رہے ہیں)

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ اپنی مرضی سے off the record بات نہیں کر سکتے مائیک وہ اسپیکر کی مرضی پر بند ہوتا ہے۔ عارف جان جو بات کرتے ہیں وہ ریکارڈ کا حصہ بننا چاہیے بغیر مائیک کے بھی۔

جناب عارف جان محمد حسنی: سر! ایک منٹ۔ یہاں وہ مجھے کوئی detailed agreement یہاں لا کر دے دی جائے، in-camera session ہوئی تھی جو بھی معلومات جو منرل ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو منرل کے منسٹر کے پاس ہیں ان کے حوالے سے کوئی مجھے بریفنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ آپ کو share کر رہے ہیں جو ان کے پاس ہوگا آپ کو share کر دیگا۔ آپ ان سے۔۔۔۔۔

وزیر محکمہ معدنیات: بات یہ ہے کہ اسپیکر صاحب! یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے ادھر جو بیٹھے تھے پارلیمنٹرین یا جو بھی بیٹھے تھے ان سب کو بلوچستان کا درد تھا انہوں نے یہاں بیٹھ کر اور اسلام آباد سے ٹیم آئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں آپ کے علم میں آپ ان کے ساتھ share کر دیں اس میں کیا ہے۔ جناب عارف جان محمد حسنی: جی بالکل مجھے، ایک بات کی۔۔۔

وزیر محکمہ معدنیات: ہمارے جو دس میں ہے ہم انکو بالکل سیکرٹری کے ساتھ۔۔۔ جناب عارف جان محمد حسنی: مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آرہی ہے۔

وزیر محکمہ معدنیات: جو بھی ہے ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب عارف جان محمد حسنی: مبین خان میری ایک منٹ بات سن لیں۔ ایک منٹ۔ سر! میری ایک منٹ بات سن لیں۔ سر! مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے میں ایک سیدھی سی بات کر رہا ہوں میرے سارے colleague بیٹھے ہوئے ہیں جن کو

مجھے support کرنا چاہیے کہ جی MPA چانگی جہاں میگا پروجیکٹ شروع ہونا ہے اس کا جو credit ہے اس کی وہ جو بریفنگ دی گئی تھی باقی لوگوں کو، میں نہیں تھا میرا حق بنتا ہے کہ مجھے بریفنگ دی جائے نادر میں مجھے آپ دے دیں آپ رولنگ دے دیں اگر مجھے کوئی بریفنگ نہیں دیتا پھر میں دیکھ لوں گا میں نے کیا کرنا ہے۔

وزیر محکمہ معدنیات: بات یہ ہے کہ اسپیکر صاحب! آپ مجھے ایک بات بتائیں وہ ٹیم اسلام آباد سے آئی تھی۔ جناب عارف جان محمد حسنی: آپ رولنگ دے دیں اسپیکر صاحب!

وزیر محکمہ معدنیات: ہمارے سیکرٹری کی حد تک جو کوئی انفارمیشن ہے وہ ہم دے سکتے ہیں مگر یہ نہیں ہے کہ۔۔۔ جناب عارف جان محمد حسنی: سیکرٹری صاحب کو کہیں مجھے بریفنگ دے دیں۔

وزیر محکمہ معدنیات: آپ سوال لے آئیں اس میں لیکر آجائیں ہم بالکل دیں گے۔۔۔ (مداخلت)

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب اسپیکر! point of order!

جناب عارف جان محمد حسنی: میں ایک قرارداد لے آیا ہوں کہ مجھے بریفنگ دے دیں۔

وزیر محکمہ معدنیات: ہم دینے کو تیار ہیں کیوں نہیں دینگے۔ پورے بلوچستان کا مسئلہ تھا وہ ایک فرد ہے۔ فرد کا تو مسئلہ نہیں تھا۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب اسپیکر!

وزیر محکمہ معدنیات: یہاں اُس دن ساری پارٹیوں نے بیٹھ کر اپنی نمائندگی کی، اپنے سوالات کئے، جواب دیئے۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: سر! آپ کے مسئلے۔ آپ کے جواب کو آسان کرتا ہوں۔ مبین آپ بیٹھیں تو سہی۔

وزیر محکمہ معدنیات: جی۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! میں تیسری دفعہ MPA بن رہا ہوں یہ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ

ایک سوال کے تین وزیر جواب دے رہے ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اصل میں سوال کرنے والے۔

وزیر محکمہ تعلیم: جناب اسپیکر! سوال بہت لمبا کیا ہے ایجوکیشن سے start کیا لے گئے P&D کی طرف، P&D

سے Mines کی طرف تو چاروں کو جواب دینا پڑتا ہے۔

وزیر محکمہ معدنیات: جناب اسپیکر صاحب! یہ سوال نہیں ہے سوال لے آئیں ہم اُس پر جواب دینے کو تیار ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے۔ جناب نصر اللہ زریں صاحب آپ اپنا سوال نمبر 697 دریافت کریں۔

جناب نصر اللہ خان زریں: Thank you Mr Speaker!. Question No 697

ڈاکٹر بابہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور): جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 697 جناب نصر اللہ زریں رکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اگست 2021

کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ یکم جون 2022 کو موخر شدہ

محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے سال 2018ء تا 2020ء کے دوران کتنی نئی گاڑیوں کی خریداری کی گئی ان کے نام نمبر، ماڈل اور قیمت خرید کی گاڑی و سال و تفصیل دی جائے اور ان میں سے کل کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی نیز مالی سال 2021-22 کے بجٹ میں نئی گاڑیوں کی خریداری کی مد میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جواب موصول ہونے کی تاریخ 6 جنوری 2022ء

محکمہ قانون و پارلیمانی امور نے سال 2018ء تا 2020ء کے دوران ذیل گاڑیوں کی خریداری کی گئی ہے:

سریل نمبر	سال	گاڑی تعداد	ماڈل	رجسٹریشن نمبر	رقم
1	2018	-	-	-	-
2	2019	1	Toyota Corolla	GBA.245	2,211,000
3	2020	1	Revo	GBB.141	6,096,533

ایڈووکیٹ جنرل اور ڈسٹرکٹ اٹارنیز دفاتر بلوچستان۔

1	2020	9	Cultus	un.Registered	17,865,000	ڈسٹرکٹ اٹارنیز (گرینڈ-19)
2	2018	1	Sozuki Mehran	GBB.044	12,00,000	ایڈووکیٹ جنرل آفس، کوئٹہ
3	2019	1	Toyota Corolla	GBA.699	27,00,000	ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان کیمپ آفس اسلام آباد
4	2020	1	Sozuki Mehran	GGBA.679	20,00,000	ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان کیمپ آفس اسلام آباد

جبکہ مالی سال 2021-22ء کے بجٹ میں محکمہ قانون کی نئی گاڑیوں کی خریداری کی مد میں رقم 65,00,000/ اور اٹیچ آفس (ایڈووکیٹ جنرل) کے 85,00,000/ مختص کی گئی ہے مزید تفصیل ضمیمہ ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو کہ کل رقم 15,000,000 بنتی ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیری: جی محترمہ آپ نے یہاں گاڑیاں خریدی ہیں کوئی میں نے سوال پوچھا ہے کہ محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے 2018ء تا 2020ء کے دوران۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کا سوال آگیا سوال نمبر 697 آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب نصر اللہ خان زیری: یہ جو revo گاڑی ہے یہ آپ لوگوں نے بڑی قیمت میں لی ہے اس کی کیا ضرورت تھی سیکرٹری صاحب کے پاس تو ایک گاڑی already آپ لوگوں نے خریدی ہے کوئی 60 لاکھ کی یہ دوسری گاڑی آپ لوگوں نے خریدی ہے۔ سیریل نمبر 3 پر اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: تفصیلی وجوہات اگر محترم رکن چاہتے ہیں تو آپ کو ساری

تفصیلات جو آپ چاہ رہے ہیں وہ آپ کو ڈیپارٹمنٹ سے لے کر دی جائے گی مزید جو آپ کے ضمنی سوالات ہیں ان

کے مطابق۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: تو ڈیپارٹمنٹ کو آپ کو بتادینا چاہیے تھا بریفنگ دینی چاہیے تھی جو بھی سیکریٹری صاحب تھے جنہوں نے سوال تیار کیا ہے۔

پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: محترم اسپیکر! اس میں محترم رکن نے صرف یہ پوچھا تھا کہ کتنی گاڑیاں خریداری کی گئی ہیں انہوں نے ضرورت کا نہیں پوچھا تھا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں ابھی ضمنی سوال میں تو یہ آسکتا ہے کہ جب ایک گاڑی سیکریٹری صاحب کے پاس ہے دوسری گاڑی آپ نے لکھی ہے سفری گاڑی یہ سیکریٹری صاحب قانون کے وہ کہاں جائیں گے وہ کوئی ایریگیٹیشن کے سیکریٹری ہیں جو کوئی دوراہ کریں گے 60 لاکھ کی گاڑی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر ایریگیٹیشن صاحب آپ پریشان نہ ہوں صرف مثال آپ کی دی۔

پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: محترم اسپیکر صاحب میرے بھائی نے جو پوچھا ضمنی سوال اس کی تفصیلات ان کو لے کر دے دی جائیگی انشاء اللہ

جناب قائم مقام اسپیکر: ویسے آپ لوگ کوشش کیا کریں کہ سوال کا پورا جواب دیا کریں اس طرح پھر ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ ویسے درخواستیں آج زیادہ ہیں اگر ایک ساتھ پڑھیں تو آپ لوگوں کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟

جناب طاہر شاہ کا کر (سیکریٹری اسمبلی): جام کمال خان صاحب نے سیلاب کے باعث کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، حاجی محمد خان طور اتمنا خیل بسلسلہ علاج کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، محترمہ بشری رند صاحبہ نجی مصروفیات کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ درخواستیں منظور ہوئیں۔

سیکریٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان رییس سانی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، میر سکندر علی عمرانی صاحب بسلسلہ علاج کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، سید احسان شاہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب بسلسلہ علاج کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، ملک نعیم بازئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، میر یونس عزیز زہری صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، سید عزیز اللہ آغا صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، محترمہ لیلی ترین صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا،

محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، محترمہ شکیلہ نوید صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا، اور محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ درخواستیں منظور ہوں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

1) بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) کا پیش و منظور کیا جاتا۔

وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو، بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) کا پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں ڈاکٹر بابہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور، وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں ڈاکٹر بابہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2022ء) کو قواعد انضباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے: اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ آپ لوگوں سے ہاں یا ناں میں میں نے پوچھا ہے۔ جو حق میں وہ ہاں کہیں جو کمیٹی میں بھیجنے کے حق میں ہے وہ ناں کہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر برائے محکمہ زراعت): جناب اسپیکر! یہ کمیٹی کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ کہیں وہ اپنے مفادات کے لیے کچھ کریں۔ کمیٹی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ہر شق کو وہ دیکھیں گے۔ ایک بہتر سے بہتر ایک قانون سازی ہوگی۔ یہ پورے بلوچستان کے وسیع تر مفاد میں ہے۔ اس میں اتنی جلدی نہیں ہے کہ ہم ہر جگہ exempt کریں جو ضرورت ہوگی تو اس میں صلاح مشورے کے بعد کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں ہر جگہ exempt کرنا، کمیٹی کا پھر فائدہ کیا ہے ان کمیٹیوں کی جو بنی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تو اسی پر آپ لوگوں کی رائے چاہیے۔

وزیر برائے محکمہ زراعت: تو یہی ہے کہ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے۔ اس کو جو ہے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ مسودہ قانون نمبر 28 کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت، پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں ڈاکٹر بابہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت کی جانب سے پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت، پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں ڈاکٹر بابہ بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور، وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ پارٹنرشپ بلوچستان کا (ترمیمی)

مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا پارٹنر شپ بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2022ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے

قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ناں

جناب قائم مقام اسپیکر: مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2022ء کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 30

مصدرہ 2022ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت، بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ

قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: پارلیمانی سیکرٹری میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے

بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 30

مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ

قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتا

ہوں کہ بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و

انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار

دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ڈرگنز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ

قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85

کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ناں

جناب محمد مبین خان خلجی: اس میں آپ رولنگ دے دیں کہ اس ایکٹ میں، ہم سب کو بلا یا بھی جائے اور کمیٹی کے

حوالے کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مسودہ قانون نمبر 30 مصدرہ 2022ء کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اور جو بھی ممبرز اس میں جانا چاہتے ہیں تو اُن کو بھی اس دن کے لیے بلایا جائے۔  
جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 22 ستمبر 2022ء بوقت 3 بجے سے پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجکر 33 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

